اخبار نور افشاں لودیانہ



حقیقی نور وہ تھا جو دُنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے ؏

نمبر (۴۸) | مطبوعہ ۲۷- نومبر ۱۸۹۶ء بروز جمعہ | جلد (۲۴)

ایڈیٹوریل نوٹس

گکھڑ پرسبٹیری کا جلسہ ۱۴ر نومبر ۱۸۹۶ء سے شروع ہو کر ۱۶ کو ختم ہوا دوران جلسہ میں اس امر پر خاصکر زور دیا گیا کہ کلیسیاؤں کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کے لئے کیا کیا تجاویز عمل میں لانی چاہئیں۔ گذشتہ سال پرسبٹیری نے کلیسیاؤں کے چندہ کے تخمینہ پر جو اُنھوں نے بشارت انجیل اور پاسبان کے لئے دیا تھا اس پر حساب لگا کر امریکن بورڈ سے سہ چند کی منظوری کرائی تھی۔ اور وہ روپیہ کلیسیاؤں کے سیشنوں کے حوالے کر دیا گیا تھا۔ رپورٹوں سے معلوم ہوا کہ کام خاطر خواہ ہوا۔ مگر اس کے بہترین انجام دہی کے لئے یہہ مناسب سمجھا گیا کہ پرسبٹیری ایک اپنی ہی کمیٹی مقرر کرے جو اُس کام کو اپنے ذمہ لے۔ اس خیال سے کہ مختلف ذمہ واریوں سے کام میں ایک قسم کی جو گڑبڑ پڑ جاتی ہے رفع ہو اور آیندہ کے لئے بہتر اور عمدہ انتظام کے ساتھ کام چل سکے +

مشن کا جلسہ جو ۷ر نومبر سے شروع ہوا ابتک اُس کا اجلاس جاری ہے ڈاکٹر یوینگ اور ڈاکٹر آربن صاحب جو شروع سال میں ولایت تشریف لیجانے والے ہیں۔ ان کے بجائے کالج کے سٹاف میں پادری ایچ سی۔ ولٹی صاحب پرنسپل اور پادری رابرٹ مارِسن صاحب پروفیسر مقرر ہوئے ہیں پادری یعقوب صاحب وڈسٹاکس سکول کے پرنسپل مقرر ہوئے ہیں۔ ایسے لایق وفایق شخص کا وہاں ہونا بلحاظ تمام انتظام کے نہایت غنیمت ہے۔ ان جلسوں کے ساتھ عبادت کے جلسے بھی جاری ہیں۔ جس سے عام وخاص کو بہت کچھ فائدہ پہنچتا ہے +

آیندہ لفٹنٹ گورنر مسٹر میکورتھ ینگ صاحب اس عہدے کے عین موزون منتخب ہوئے ہیں۔ صاحب موصوف حقیقی مسیحی خیر مجسم اور انصاف پسند ہیں ان کا نمونہ ہر خاص وعام کے لئے اُمید ہے کہ فائدہ سے خالی نہو گا۔ اُمید ہے کہ ہمارے دیہاتی عیسائیوں کے لئے ان کے وجود باجود سے کچھ نہ کچھ فائدہ ضرور ہو گا +

اِسی ہفتہ میں پادری۔ ایف۔ جے نیوٹن صاحب ایم ڈی نے مشن کے کاموں کی کامیابی اور ناکامی کے بارے میں ایک مطول تقریر کی جس میں اُنہوں نے پولس رسول کی خوبیوں کا ذکر کر کے دو تین باتوں پر زور دیا یعنے:۔

اوّل۔ کہ رسول کو مسیحی تعلیم کا کلیہ یقین تھا +

دوم وہ انسان کی گناہگار حالت سے نہایت ہی واقف تھا +

سوم۔ اس کا تعلق لوگوں سے محبت کا تھا +

چہارم وہ یونانیوں میں یونانی اور یہودیوں میں یہودی بنا رہا +

پادری۔ پی۔ سی۔ اوپل صاحب نے اسی ہفتہ دیہاتی عیسائیوں کی تعلیم کے بارے میں ایک پُر تاثیر تقریر کی واقعی وقت آپہنچا ہے کہ ہم ان بیکس اور بے زبانوں کی تعلیم کے واسطے کمر ہمت چست باندھیں۔ اُمید ہے کہ مشن اس پر کچھ نہ کچھ نوٹس لیگی +

نُورافشاں

پادری۔اے۔ایچ۔یونگ صاحب۔ایم۔اے۔ایڈیٹر

اسسٹنٹ ایڈیٹرز:
پادری جی۔ایل ٹھاکرداس صاحب ۔ پادری ایچ۔گولکناتھ صاحب
مسٹر ایم۔ایل مُلیلام صاحب۔بی۔اے ۔ پادری طالب الدین صاحب بی۔اے
پادری۔پی۔سی۔اوپل صاحب

عہدۂ پاسبانی پر مکالمہ

دوسرا روز

طالب۔ پادری کے کام کے لئے اچھی بلاہٹ اور نیت کامل میں نے خوب سمجھ لیا ہو اب آپ اُس لیاقت کی تفصیل کریں جسکی بابت آپنے فرمایا تھا کہ سیکھنے اور سکھلانے کے قابل ہو ۔

پیر مرد۔ بیشک پادری دینی اُستاد ہوتا ہو اور اُستاد میں استعداد سکھلانیکی ضرور ہونی چاہئے۔ ۱ تمط ۳ : ۲ میں پولس رسول لکھتا ہو کہ نگاہبان تعلیم دینے میں قابل ہو" اور پھر فرماتا ہو کہ" کوشش کر کے تو اپنے تئیں خدا کا مقبول اور ایسا کاریگر جو شرمندہ نہ ہو اور سچائی کے کلام کی درستی سے تفصیل کرتا ہو کر دکھلا" (۲ تمط ۲ : ۱۵) اور دیکھو طیطس ۱ : ۹ و ۱۰ و ۱۱ ۔ کلام کی تفصیل کرنے کے لئے بڑی ہوشیاری اور مطالع درکار ہو۔ تاکہ ہر ایک کو اُس کی ضرورت کے موافق خوراک کا حصہ دے سکے ۔جو کوئی کلام کو خود ہی نہیں جانتا وہ اوروں کو سکھلانے کے لائق کب ہو سکتا ہو ۔

طالب۔ کیا اس مطلوبہ استعداد میں دنیوی علم مثل تواریخ اور سائنس اور فلاسفی لازمی ہو۔ اور اگر ہو تو آپ بتلا سکینگے کیا مسیح کے رسول اور اُس زمانہ کے پادری ان باتوں میں عالم تھے ؟ پطرس اور یوحنا کی بابت لکھا ہو کہ" وے بے علم اور عوام میں سے تھے" (اعمال ۴ : ۱۳) تو کیا اب بے علم اور جاہل آدمی پادری نہیں بن سکتا ؟ رسول کسی کالج یا سمنری میں نہیں پڑہے تھے اور امتحان پاس نہیں کئے تھے تو اب آجکی بلاہٹ میں ان باتوں کا کیا حصہ ہو سکتا ہو ؟

پیر مرد۔ میں سمجھتا ہوں کہ طالب تم صرف نیک نیت اور سچی غرض کی ضرورت میں محو ہو گئے ہو اور اس لیاقت کی بابت کہ نگاہبان سکھلانے کے قابل ہو" بہت ضرورت نہیں سمجھتے ہو۔ دیکھو اگر کوئی بے علم آدمی اس بات کا بڑا شوق رکھتا ہو کہ توبہ کی منادی کرے اور مسیح کا نام سُنا دے مگر لوگوں کو اپنی بے علمی یا کم لیاقتی کے سبب سے مسیح کی پوری اور سچی پہچان نہیں سکھلا سکتا تو ایسا شخص کیونکر کسی گنہگار کو مسیح کی طرف مائل کر سکیگا یا کسی جماعت کو کلام سے اُن کی ضرورت کے موافق خوراک کھلا سکیگا۔ اُس میں اس جوہر کا نہونا ہی اسبات کی دلیل یا علامت ہو کہ وہ اس کام کے لئے بلایا نہیں گیا۔ البتہ اپنے طور پر جو کچھہ کر سکتا ہو کرے مگر پادری کے کام کی ذمہ واری کے لایق تو نہیں ہو۔ باقی رسُولوں کی بابت کہ وے جاہل تھے اور کسی کالج یا سمنری میں نہ پڑہے پھر بھی رسالت اور دیگر خدمتوں پر ممتاز کئے گئے جاہل پادری کے لئے کوئی دلیل نہیں ہو۔ اگر تم ذرا زیادہ غور کرو تو معلوم کرو گے رسول جاہل اور بے علم نہیں تھے۔ اور یہہ بھی خیال مت کرو کہ اُنہوں نے کسی سمنری یا کالج میں تعلیم نہیں پائی تھی سوچو اور کہو کہ کیا کبھی دُنیا میں زبانیں سیکھنے کے لئے پنتیکوست والے کالج سے بڑا اور مُوثر کالج ہوا ہو۔ رسول اور بہتیرے اور تھے جنہوں نے فقط ایک روز اُس کالج میں پروفیسر روح القدس سے تعلیم پائی اور دُنیا کے عالموں کی بہ نسبت زیادہ عالم ہو گئے۔ اُسی سے اُنہوں نے کل مسایل الٰہیات سیکھے اور علاوہ اس کے خداوند مسیح کی سنگت وہ سمنری یا دینی مدرسہ تھا جہاں اُن لوگوں نے تعلیم نجات اور خُدائی کے گہرے عُقدے معلوم کئے تھے۔ اِن مدرسوں سے اُن لوگوں نے وہ ڈگریاں حاصل کیں کہ کسی اور کالج کے فلک نے بھی کسی کو نہ دی ہونگی۔ ایسے شائستہ اور عالم لوگوں کو بے علم اور جاہل قرار دینا صرف اُن یہودیوں کے قرار کی اور فقیہوں کی تقلید ہو جنہوں نے اپنی ناواقفی کے باعث پطرس اور یوحنا کو بے علم اور عوام میں سے قرار دیا تھا۔ طالب تم ایسا غلط گمان ہرگز نہ کرنا اور یاد رکھو کہ پہلے وہ لوگ خواہ کیسے ہی تھے مگر جب مسیح نے اُنکو اپنے پاس بلایا تو اُن کو روح پاک کے وسیلے سے ہر ایک خوبی اور لیاقت عطا کی گئی اور کوئی کسر باقی نہ رہی۔ اور اب چونکہ علم حاصل کرنے کے معمولی ذریعے ہیں یعنے مدرسہ اور سمنریاں اس لئے ضرور ہو کہ ان میں تعلیم حاصل کیجاوے۔ علاوہ اس کے رسولوں میں معجزے کرنے کی قدرت سب علموں پر زبردست تھی اگر آج کسی عالم کو اُس کے علم کے تبادلہ میں یہہ قدرت دی جاوے تو خوشی سے منظور کریگا۔ پس طالب رسولوں کو جاہل اور بے علم کہنا بڑی گستاخی اور بے ادبی ہو۔ اور غلط ہو ۔

طالب۔ میں نے اس بات کو اس روشنی میں کبھی نہیں سُنا پڑہا تھا اب خوب جان گیا ہوں۔ مگر پھر کیا سبب ہو کہ آجکل عام آدمیوں کو پادری کر دیتے ہیں ؟ کیا اچھا نہیں کرتے ؟ بڑے بڑے بزرگ اور نوجوان بھی دعائیں مانگ کر لوگوں کو پادری کئے جاتے ہیں ۔

پیر مرد۔ اُن کو اپنے کئے کی جوابدہی کرنی پڑیگی ایسا کرنے کا سبب سستاپن ہو یعنے عام آدمی سستے پادری ہوتے ہیں تنخواہ بہت نہیں دینی پڑتی۔ اور یہہ بھی خیال ہو کہ جاہل کو دین عیسوی سکھلانے کے لئے جاہل پادری کافی ہیں۔ ایسا رواج صرف ہندوستان میں زبردستی ڈالا جاتا ہو یورپ اور امریکا میں نہیں ہو۔ اور آپ ہی بند ہو جائیگا کیونکہ کلام اللہ کے برخلاف ہو ۔

طالب۔ اگر عام یا جاہل لوگ پادری بنا دیئے جاویں تو کیا نقصان ہو۔ فائدے تو آپنے بیان کر دیئے ہیں ۔

پیر مرد۔ تم جانتے ہو کہ یورپ میں تاریک زمانہ کس زمانہ کو کہتے ہیں اور کیوں اُس کو تاریک زمانہ کہتے ہیں ۔

طالب۔ ہاں۔ اس لئے کہ اُس وقت علم کا رواج اُس زمانہ یورپ میں بہت ہی کم ہو گیا تھا۔ اور وہ جسکو شائستگی کہتے ہیں تو گویا ابھی عدم ہو رہی تھی۔ اس کو ظلمت نہیں تو اور کیا کہتے ؟ یہہ زمانہ کچھہ تو عربوں اور ترکوں کے حملوں اور کچھہ رومن کلیسیا کی لاطائل



سکے باعث سے طاری ہوا تھا ✣

پیرو مرد۔ تم نے دنیوی حالت بیان کی ہے اور بیشک کی ہوگی مگر کلیسیا کی حالت کیا تھی ؟ پادریوں کا کیا حال تھا ؟ ✣

طالب۔ ساتویں صدی عیسوی میں ہی پادریوں کی بے علمی عام ہو گئی اور مدرسوں کی پروا نہ رہی اور مشکل سے کوئی پادری تھا جو اپنے عام وعظ لکھ سکتا۔ اور ہر قسم کی بدچلنی۔ لالچ اور فریب غرور۔ اور ظلم جاری ہو گیا۔ اور آئندہ صدیوں میں اور بھی بری حالت ہو گئی ✣

پیرو مرد۔ تم دیکھتے ہو کہ اس زمانہ کی ظلمت کے بواعث میں سے ایک باعث پادریوں کی جہالت اور ازاں موجب ان کی بدچلنی تھی۔ اگر ہندوستان میں جاہل پادریوں کی صف آراستہ کی جاوے تو کیا ہندوستان میں کلیسیا کا شروع ہی تاریک زمانہ کی بنیاد نہ ہوگا ؟ بے علم خدا کو نہیں پہچان سکتا۔ بے علم فرائض کو نہیں جان سکتا۔ جہالت کا رجوع ہمیشہ ابتری کی طرف ہوتا ہے اگر لوگوں کی جہالت پادری کے جاہل ہونے کے لئے دلیل نہیں کیا یہہ ضروری بات ہے کہ اندھا ہی اندھے کو راہ دکھلاوے ؟ ✣

طالب۔ میں نے معلوم کیا کہ صرف ایک نہیں کئی ایک خوبیاں پادری ہونے کے لئے درکار ہیں اور صرف ایک خوبی کا ہونا کافی نہیں۔ جیسے دس حکموں کو ماننے کی بابت رسول کہتا ہے کہ سارے حکم ماننے چاہئے اور یہہ نہیں کہ ایک مانا اور دوسرا نہ مانا۔ کیونکہ جس نے کہا کہ تو زنا مت کر اُس نے یہہ بھی کہا کہ تو خون مت کر۔ پس اگر تو نے زنا نہ کیا مگر خون کیا تو تو شریعت کا توڑنے والا ہوا (یعقوب ۲ : ۱۱) اسیطرح میں سمجھتا ہوں کہ جس حال میں پاک خدمت میں شامل ہونے کے لئے کئی ایک خوبیاں درکار ہیں تو سب ہی ہونی چاہئیں نہ کہ ایک آدہ۔ اب آپ یہہ بتلادیں کہ بس یہی تین خوبیاں پادری ہونے کے لئے ضروری ہیں یا کچھ اور بھی ہیں ✣

پیرو مرد۔ وہ خط جو پولوس رسول نے تمطاؤس اور طیطس کی طرف لکھے تھے وہ پاسبان کے عہدہ اور اُس کے فرایض کی بابت مفصل حال دکھاتے ہیں۔ اگر تم میرے سامنے اُن میں سے ۱ تمط ۳ : ۱۔ ۷ تک پڑھو تو جن خوبیوں پر ہمنے گفتگو کی ہیں اُن کے علاوہ اور کئی ایک شرطیں لکھی ہیں جو اس عہدے کے اُمیدوار میں موجود ہونی چاہئیں۔ چنانچہ نگاہبان چاہئے کہ بے عیب۔ ایک جورو کا شوہر پرہیزگار۔ صاحب تمیز۔ شائستہ۔ مسافر دوست ہو اور نیک نام ہو۔ اور اُس میں یہہ باتیں منع ہیں یعنے شرابی۔ مار پیٹ کرنیوالا۔ ناروا نفع حاصل کرنیوالا۔ تکراری اور لالچی ہو۔ اور نیا مرید نہ ہو۔ اور اپنے گھر کا بخوبی بندوبست کرے اور کمال سنجیدگی کے ساتھ لڑکوں کو تابع میں رکھے۔ جس شخص میں یہہ سارے گن نہیں وہ پادری کے عہدہ کے لائق ہرگز نہیں ہے ✣

طالب۔ ان باتوں سے تو یہہ معاملہ اور بھی مشکل ہو گیا۔ مگر کیا آپ سمجھتے ہیں کہ کلیسیا کے ہر زمانہ میں ایسے ہی لوگ اس عہدے پر ممتاز ہوتے رہے ہیں جو ان سب صفتوں سے موصوف تھے اور خبر نہیں۔ کیا دنیوی لالچ یا دوستوں اور رشتہ داروں کے کہنے سننے سے اس خدمت میں شامل نہیں ہوئے ؟ ✣

پیرو مرد۔ بے شک اس قسم کے آدمی پاک خدمت میں شامل ہوتے رہے۔ اور ایسا اب بھی ہو جاتا ہے۔ اور اس کا قصور دونوں طرف سے ہے یعنے ایک طرف وہ جو دوسرے کو اس عہدے پر مقرر کرتے ہیں باطن کو خاطر خواہ جانچ نہیں سکتے دلوں کے بھید خدا جانتا ہے البتہ جہاں تک ہو سکتا ہے وہ اُمیدوار کی زبانی اقرار اور کسیقدر ظاہری چال چلن سے باطن کی جانچ کرتے ہیں اور اس میں دھوکا ممکن ہے۔ مگر بعض اوقات رعایت بھی کیجاتی ہے اور جو جو شرائط اُمیدوار میں کلام الٰہی کی رو سے مطلوب ہیں وہ سب طلب نہیں کئے جاتے اور کام کی کثرت یا سفارشوں کی وجہ سے چند ایک شرائط ہونے پر بھی اس عہدہ پر ممتاز کر دیے جاتے ہیں۔ ایسی کارروائی کے برے نتیجے ظہور میں آچکے ہیں اور ہندوستان میں بھی۔ دوسری طرف اُمیدوار بعضے ایسے ہوتے ہیں کہ جیسے تیسے اقرار کرکے اور پادریوں کی تسلی والے جواب سنا کے یہہ عہدہ پانے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں اور یوں اپنی دنیوی غرضوں کو پورا کرنیکا موقعہ پاتے ہیں۔ مگر چونکہ مکاری کی عمر تھوڑی ہوتی ہے وہ اصلی غرض رفتہ رفتہ ظاہر ہونے لگتی ہے۔ اور پادریت کی آڑ میں خواہ جھوٹھ بولیں خواہ لالچ کریں خواہ جھگڑا کریں سب جائز بنائے جانتے ہیں۔ بعضے تو جھوٹھ نہیں بولتے لالچ نہیں کرتے کیونکہ پادری ہیں مگر بعضے اس لئے جھوٹھ وغیرہ کو عمل میں لاتے ہیں کہ وہ پادری ہیں اور اُس کی دلیل یہہ دیتے ہیں کہ کیا ہم پادری ہو کر جھوٹھ بول سکتے ہیں ؟ سو طالب تم دیکھتے ہو کہ شرائط مطلوبہ میں رعایت کرنے کے سبب سے کلیسیا میں دنیوی غرض سے لوگوں کا پادری بن جانا آسان ہو جاتا ہے جاہل لوگ اور دنیوی غرض کے آدمی ہرگز نہیں سمجھ سکتے کہ فرض کیا چیز ہے۔ اور دیانتداری کیا خوبی ہے۔ بائبل کی روحانی خوراک سے نہ خود حظ اُٹھاتے اور نہ جماعت کو یا دیگر لوگوں کو سیر کرتے ہیں۔ اور اپنا وقت اُن دنیوی کاموں میں ضایع کرتے ہیں جن کو پاک خدمت سے کچھ غرض نہیں اور یا شرارتیں کرتے ہیں ✣ باقی آئندہ

مُراسلہ

بقیہ

اِختلافاتِ قرآنی

قرآن کے سورہ یونس آیت ۶۵ میں مذکور ہے خدا کی باتیں بے تبدیل ہیں یہہ بڑی مراد پانی ہے ✣

بیشک کلام خدا کی خاص خوبی یہی ہے کہ اُس کی اصولی باتیں شروع سے آخر تک ایک ہی نتیجہ پیدا کریں۔ اور اگر اُن میں اختلاف یا تبدیلی ظاہر ہو تو صفت الٰہی کے محض خلاف ہے چنانچہ خدائے تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کی معرفت توریت مقدس میں بنی اسرائیل کو اُن کے گناہوں کا کفارہ بعض جانوروں کی قربانی

پر ٹھہرایا کہ جس کے سبب بعض پاک و ناپاک جانوروں کی تشخیص بھی خاص بنی اسرائیل کے لئے ہی ٹھہرائی گئی - مگر چونکہ وہ قربانیاں جانوروں کی صرف نمونے یا علامتیں تھیں ایک خاص و کامل قربانی کی جس کا ذکر اختلاف دوم میں ہو چکا - پس جب وہ ظہور میں آچکی اور کل دُنیا کے لئے نجات کامل ہو چکی (عبرانیوں ۲: ۹) تو اب اُن قربانیوں وغیرہ کی کیا ضرورت باقی رہی - لیکن اگر بلا تکمیل یوں ہی خدا اپنی شریعت کو تبدیل کر کے نجات کے لئے کوئی دوسری راہ اپنے کلام پاک میں ظاہر کر دیتا تو البتہ صریح اختلاف ظاہر ہوتا - مگر یہہ ناممکن تھا - چنانچہ خداوند یسوع مسیح نے توریت مقدس کی بابت جس کو اُس نے خود تکمیل کو پہنچایا یوں ظاہر کیا " یہہ خیال مت کرو کہ میں توریت یا نبیوں کی کتاب منسوخ کرنے کو آیا - منسوخ کرنے کو نہیں بلکہ پوری کرنے کو آیا ہوں - کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جبتک آسمان و زمین ٹل نہ جاویں ایک نقطہ یا ایک شوشہ توریت کا ہرگز نہ ٹلے گا جب تک سب کچھ پورا نہ ہو " متی ۵: ۱۷ و ۱۸ +

مگر اب مقام غور ہے کہ قرآن اپنے اِس کلام کے خلاف کہ " خُدا کی باتیں بے تبدیل ہیں " خود اپنے اندر صریح تبدیلی ظاہر کرتا ہے - جس کے سبب کوئی منصف مزاج یا حق پسند اُس کو اللہ کا کلام ہرگز خیال نہیں کر سکتا - چنانچہ

اختلاف سوئم - بابت تعلیم و تحریک دینی کے اول

یوں مذکور ہے +

" نہیں زبردستی بیچ دین کے " سورہ بقر آیت ۲۵۷- رکوع ۳۴ +

پھر " اگر پھر جاویں پس سوا اس کے نہیں کہ اوپر تیرے پہنچا دینا (سُنا دینا) ظاہر ہے " سورہ نحل آیت ۸۴ رکوع ۱۱- اور " اگر ہٹ رہے تو تیرا ذمہ یہی ہے پہنچا دینا (سُنا دینا) سورہ عمران آیت ۱۹ رکوع ۲ +

بیشک یہہ باتیں عقل اور انسان کے فائدہ کے موافق ہیں - چنانچہ اِن باتوں سے بڑھکر کلام خدا انجیل مقدس کا قول ہے کہ خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو تعلیم دینے کے لئے بھیجتے وقت اُن کو یوں فرمایا - کہ " دیکھو میں تمہیں بھیڑوں کے مانند بھیڑیوں (مخالفوں) کے بیچ میں بھیجتا ہوں - پس تم سانپوں کی طرح ہوشیار اور کبوتروں کی مانند بے بد ہو " (متی ۱۰: ۱۶) اور کلام خدا کو سُنانے والے کی خاصیت و صفت رسول مقبول نے یوں ظاہر کی کہ " مناسب نہیں کہ خداوند کا بندہ جھگڑا کرے - بلکہ سب کے ساتھ نرمی کرے اور سکھلانے پر مستعد اور دُکھوں کا سہنے والا ہووے اور مخالفوں کی فروتنی سے تادیب کرے کہ شاید خدا اُنہیں توبہ بخشے - تاکہ وہ سچائی کو پہچانیں اور وے جنہیں شیطان نے جیتا شکار کیا ہے بیدار ہو جا کر اُس کے پھندے سے چھوٹیں - تاکہ خدا کی مرضی کو بجا لاویں " ۲- تمطاؤس ۲: ۲۴- ۲۶ +

مگر جب حضرت نے مدینہ میں آکر غلبہ اور زور حاصل کیا تو اِس طرح تعلیم آسمانی نازل ہوئی " اے نبی شوق دلا لوگوں (مسلمانوں) کو لڑائی کا " انفال آیت ۶۶ رکوع ۹ اور خود نبی کو حکم ہوا " اے نبی جھگڑا (جہاد) کر کافروں و منافقوں سے اور سختی کر اوپر اُن کے الخ سورہ توبہ ۷۴ آیت رکوع ۱۰ و تحریم آیت ۹ رکوع ۲- پھر " اور بس لڑائی سے یہاں تک کہ نہ رہے کفر اور ہووے دین تمام واسطے اللہ کے " سورہ بقر آیت ۱۸۹ رکوع ۲۴- پھر " جب تم ملاقات کرو کافروں سے (بوقت جنگ) پس مارو گردنیں اُن کی " سورہ محمد آیت ۴ رکوع ۱ +

پس اب ہر منصف مزاج خیال کر سکتا ہے کہ قرآن والی اُن پہلی باتوں یعنے دین کیلئے زبردستی نہ کرنا بلکہ سُنا دینا فرض ہے اور اِن باتوں یعنی کہ سختی کرو - اور مرو اور مارو کسقدر اختلاف ظاہر ہے جو شان و صفت الٰہی کے محض خلاف ہے بھلا کسطرح ممکن ہے کہ کسی گمراہ کی گمراہی اُس کی گردن کاٹ دینے سے رفع ہو جاوے ہرگز نہیں - مگر ہاں کلام خدا انجیل کے موافق صبر و تکلیف اُٹھا کر بار بار تعلیم کرنے سے ممکن ہے جس کا نتیجہ ظاہر ہے +

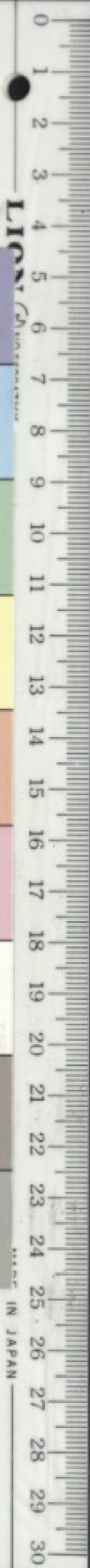
اختلاف چہارم - بابت رُخ نماز +

" شتاب ہے کہ کہیں گے بیوقوف لوگوں میں سے کس چیز نے پھیر دیا اُن کو قبلہ اُن کے سے جو تھے وہ اوپر اُس کے کہہ واسطے اللہ کے ہے مشرق و مغرب راہ دکھاتا ہے جس کو چاہتا ہے طرف راہ سیدہی کے " سورہ بقر آیت ۱۳۶ رکوع ۱۷ +

تفسیر قادری میں لکھا ہے کہ " جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ میں کعبہ شریف کی طرف مُنہہ کر کے نماز پڑہتے تھے - ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں حکم الٰہی پہنچا کہ بیت المقدس کی جانب مُنہہ کر کے نماز پڑھو - یہود لوگ اس بات سے خوش ہو کر کہتے تھے کہ محمد اگرچہ ہمارا دین نہیں رکھتا مگر ہمارے قبلہ کی طرف نماز پڑہتا ہے - یا یہہ کہتے تھے کہ یہہ شخص اور اُس کے اصحاب قبلہ کی راہ نہیں پاتے اور جبتک ہماری نماز اُنہوں نے نہیں دیکھی اُنہیں قبلہ کا رُخ نہ دریافت ہوا - اس بات سے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا دل رنجیدہ ہوا اور حکم الٰہی صادر ہوا کہ بیت المقدس کی طرف سے کعبہ کی طرف مُنہہ پھیر لو - یہود اور منافقوں نے قبلہ پھیر دینے کے بعد زبان طعن کھولی - حق تعالیٰ اُس حال سے اس طرح پر خبر دیتا ہے - قریب ہے کہ کہیں کم عقل (بیوقوف) لوگوں میں سے یعنے مدینہ کے یہود اور منافق کس چیز نے پھیر دیا مسلمانوں کو قبلہ سے اُن کے وہ قبلہ کہ تھے اوپر اُس کے یعنے بیت المقدس (یروسلم) کے - کہہ تو تم اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ خدا ہی کے واسطے ہیں سب طرفیں مشرق بھی کہ خانہ کعبہ اُس طرف ہے اور مغرب بھی کہ بیت المقدس اُس جانب ہے - راہ دکھاتا ہے جسے چاہتا ہے سیدھی راہ کی طرف کہ وہ دین اسلام اور ابراہیم علیہ السلام کا قبلہ ہے " (مرغے کی تین ٹانگ کی وہ ٹانگ چلی آتی ہے - بھلا کبھی حضرت ابراہیم کا اُس طرف آنا اور خانہ کعبہ کو اپنا قبلہ مقرر کرنا مستند تواریخ کتاب مقدس توریت سے بھی ثابت ہو سکا) +

بیشک رب کعبہ نے یہودیان مدینہ کو خوش و رضامند کرنے کے لئے کوشش تو بہت کچھ کی یہانتک کہ اپنا خانہ کعبہ بدلکر بھی اُنہی کا قبلہ منظور کیا - مگر اس پر بھی جب اُن کی طعن و طنز شروع ہوئی تو لاچار پھر مکہ کے خانہ کعبہ کو اپنا قبلہ ٹھہرانا پڑا جہاں حضرت کی جائے ولادت تھی - چنانچہ مذکور ہے " تحقیق دیکھے





میں ہم پھیرنا مُنہہ تیرے کا بیچ آسمان کے پس البتہ پھیرینگے ہم تجھکو اُس قبلہ کو کہ پسند کرے اُس کو - پس پھیر مُنہہ اپنے کو طرف مسجد الحرام کے اور جہاں کہیں ہو تم پس پھیرو مُنہہ اپنے کو طرف اُس کے"۔ سورہ ورکوع ایضاً آیت ۱۳۹ +

ناظرین اب غور فرمائیں کہ اس بیان میں کس قدر صریح تبدیلیاں ظاہر ہیں - یعنے اول خانہ کعبہ کو اپنا قبلہ ٹھہرایا - پھر بیت المقدس (یروشلم) کو - پھر مشرق و مغرب ہر طرف مُنہہ کرنا واجب ہوا - بیشک جو عبادت الٰہی کے لئے ہونا چاہئے کیونکہ خدا ہر طرف موجود ہے - جس طرف مُنہہ کرکے اُس کو پکاریں وہ سُنتا اور موجود ہے چنانچہ خداوند یسوع مسیح کا قول ہے کہ "جہاں (یعنے جس جگہہ) دو یا تین میرے نام پر اکٹھے ہوں (دعا کے لئے) وہاں میں اُن کے بیچ میں ہوں" متی ۱۸: ۲۰ + مگر ان سب تبدیلیوں کے بعد پھر خانہ کعبہ کو ہی قبلہ مقرر کردیا - بیشک وہ ضروری بھی تھا کیونکہ حضرت کی پسندیدہ جگہہ تھی - بلکہ اپنے مومن کو وہاں کا حج کرنا بھی ضروری و فرضی ٹھہرادیا - پس یہہ بھی صریح اختلاف ہیں +

باقی آیندہ

بقیہ

آفتاب صداقت طالع ہوگا

اور اُسکی پنکھوں میں شفا ہوگی

ملاکی ۴: ۲

شبنم رات کے وقت گرتا ہے اور کُہر جمع ہوکر زمین پر جذب ہو جاتے ہیں یہہ زمین کو نمناک سرد اور ناتندرست کرتے ہیں اِن وجوہات سے بخار سُستی اور بہت اقسام کے امراض پیدا ہوتے ہیں مگر جب آفتاب اپنی درخشن گرم شعاعوں کے ساتھ طلوع ہوتا ہے تو وہ نمی کو سکھاتا اور کُہر کو دور کرتا ہے اور اس طرح سے اُن سب کو دور کرنے سے جو یقینی اسباب مرضوں کے ہیں تو بخوبی طور سے کہا جاسکتا ہے کہ وہ تندرستی کے پنکھوں کے ساتھ طلوع ہوتا ہے +

بعض ملکوں میں بحر قلزم کے ساحل پر ہر صبح قریب طلوع آفتاب ایک عمدہ تازہ ہوا سمندر میں سے نکل کر تمام زمین پر چلتی ہوئی جاتی ہے - اس کا ایسا اچھا اثر کُہر اور بادلوں کو پھیلانے سے ہوتا ہے جو رات میں جمع ہوتے ہیں - بیماری کے رفع کرنے اور تندرستی بڑھانے کے سبب سے وہاں کے باشندے اس کو صبح کی سمندری ہوا یعنے حکیم کہتے ہیں - اور یہہ ہوا جس کو سورج حرکت کراتا ہے بخوبی طور سے سورج کے پنکھوں سا خیال کرنا چاہئے اور اسی طرح یہہ بات اُن ملکوں میں لفظاً درست ہے جہاں آفتاب اپنی شفا بخش پنکھوں کے ساتھ طلوع ہوتا ہے +

ایڈنبرا کے پادری رچارڈ نیوٹن صاحب کی تحریر ہے کہ میں کل ایک ڈاکٹر صاحب کی ریپورٹ کا کچھ خلاصہ جو متعلق کسی شفاخانہ کے تھا پڑھ رہا تھا - اُن کے زیر علاج ایک جوان لڑکی تھی جس کو سل کی مرض تھی - اول اول وہ ایک کمرہ میں تھی جہاں آفتاب کی خوشنما روشن کرنیں ہرگز نہ چمکتی تھیں وہ کمرہ نمدار دھندلا سا اُداس تھا اور برعکس اُن سب علاجوں کے جو ڈاکٹر صاحب نے اُس کے واسطے کیا تھا - اُنہوں نے دیکھا کہ لڑکی روز بروز زیادہ علیل ہوتی جاتی ہے - آخرش اُنہوں نے حکم دیا کہ اُس کا کمرہ تبدیل کیا جاوے اور وہ ایک خوشنما روشن کمرہ میں رکھی جاوے جہاں سورج دن میں کئی گھنٹے چمکتا ہے - ڈاکٹر صاحب نے اُس کو حکم دیا کہ سورج کی کرنوں کے سامنے بیٹھکر سورج اشنان کرے اُس نے ویسا ہی کیا اور وہ فوراً تندرست ہونے لگی اِسی طرح سے اُس جوان لڑکی کے علاج میں یہہ بات سچ ہوئی کہ آفتاب اپنے شفا بخش پنکھوں کے طلوع ہوا تھا پس خیال اور امتنا کیا جاسکتا ہے کہ سورج کی چمک سل اور تقریباً سب بیماریوں کے واسطے مفید ہے اِس کہنے سے یہہ مطلب نہیں کہ صرف سورج ہی کی روشنی بیماری کو چنگا کریگی - نہیں لیکن طبیب کو مریض کے علاج میں اُس کے مبارک کام میں بڑی مدد دیتی ہے فرض کرو کہ تمام جہان پر چھ ماہ تک سورج کی روشنی نہ ہوتی تو خصوصاً گیا ایک خوفناک تاثیر لوگوں کی تندرستی پر ہوتی اور حکیموں کے پاس بے شمار

مریض ہوتے اور اُن کو تندرست کرنے میں کس قدر مشکلات ہوتیں جو دی ہوئی دوائیوں سے لوگ تندرست نہ ہوتے معلوم ہوتا کہ اُن کی صحت بخش طاقت جاتی رہی - مگر مشکلات دوائیوں سے نہیں بلکہ سورج کی روشنی کے نہ ہونے سے ہوتی - فی الحقیقت آفتاب بڑا حکیم ہے یہہ بات درست اور ایسی سچ ہوسکتی ہے جیسا کہ سورج ہر روز اپنی صحت دینے والے پنکھوں کے ساتھ نکلتا ہے +

اِس طرح سے آفتاب کیسی خوشنمائی سے خداوند مسیح سے مشابہ ہے کیسی تندرستی کی قوت مسیح میں ہے - گناہ ہولناک روحانی مرض ہے یہہ جہان میں ہر کہیں پھیلا ہوا ہے سوائے یسوع کی طاقت کے جو آفتاب صداقت ہے کوئی اس بیماری کو چنگا نہیں کرسکتا ہے - بائبل اس مبارک آفتاب کی کرنوں سے پُر ہے جب ہم پاک کلام میں سے کسی پیاری آیت کو پڑھتے ہیں جو ہمارے گنہگار بیمار روح کو مسیح کی طرف لیجاتی ہے تو وہ روح مسیح میں صحت اور زندگی پاتی ہے اِس لئے اِس بیان میں نبی کا مطلب دیکھا جاتا ہے جبکہ وہ آفتاب صداقت کی بابت بولتا ہے کہ اُس کے پنکھوں میں شفا ہے بطور نمونہ ایک یا دو تذکرہ بتلائے جاتے ہیں جن میں یسوع کی شفا بخش قوت اکثر ظہور میں آئی +

ہندوستان میں ایک دن ایک پادری صاحب دریائے گنگا سے دور پیدل جاتے تھے - ہندو اُس کو دیوتا سا پوجتے وہ اُس کے کنارے یا اُس کے پانیوں کے حد کے کنارے مرنا سب باتوں سے نہایت مبارک سمجھتے ہیں - جب کوئی شخص بیمار ہوتا ہے تو اُس کے دوست یا اُس کے گھرانے کے لوگ اُس کو اس دریا کے کنارے اُٹھا کر لیجاتے ہیں اور اُس کی بیماری مع اُس کی زندگی کو تمام کرنے کے لئے اِس دریا کی گیلی مٹی سے اُس کے منہہ اور ناک کو بند کرکے اُس کے کنارے پر اور عضوؤں کو پانی میں رکھکر چھوڑ دیتے ہیں جس کو وہ متبرک دریا سمجھتے ہیں وہ پادری صاحب جن کا میں بیان کرتا ہوں چلتے چلتے اُن کو ایک گروہ ہندوؤں کی ملی وہ ایک بیمار کو گنگا کے پاس اُٹھاکر لئے جاتے تھے کہ وہ وہاں چھوڑ دیئے جانے سے مر جاوے گا - اِسی طرح سے جیسا ابھی بیان ہوا وہ اس بات

پر بڑی غور کرتا اور لہتا رہا کہ میں گنگا کے پاس جانے نہیں چاہتا ہوں میں بت پرست نہیں میں تو عیسائی ہوں سوائے یسوع کے میرا کوئی نجات دہندہ نہیں ہے + باقی آیندہ

مترجم
ای مارکس
ہیڈ ماسٹر سکاچ مشن سکول گوندل ضلع سیالکوٹ

بقیہ

افشائے راز محمدی

فصل۔ کہ خدا القدیر ہی بدکاروں کو فریب دیتا ہے۔ نعوذ باللہ خدا خیر ہی کرے؟ +

سورہ بنی اسرائیل ۲ رکوع۔ واذا اردنا ان نهلك قرية امرنا مترفيها ففسقوا فيها فحق عليها القول فدمرناها تدميراً۔

ترجمہ۔ اور جب ارادہ کرتے ہیں ہم یہہ کہ ہلاک کریں کسی بستی کو حکم کرتے ہیں ہم دولتمندوں اُسکے کے کو پس نافرمانی کرتے ہیں بیچ اُس کے۔ پس ثابت ہوتی ہے بات اوپر اُس کے بات عذاب کی۔ پس ہلاک کرتے ہیں ہم اُس کو ہلاک کرنا۔ پھر

سورہ نسا ۲۰ رکوع۔ ان المنافقين يخادعون الله وهو خادعهم۔

ترجمہ۔ تحقیق منافق فریب دیتے ہیں اللہ کو اور وہ یا اللہ فریب دینیوالا ہے اُن کو +

پھر سورہ اعراف ۲۳ رکوع۔ واملى لهم ان كيدى متين +

ترجمہ۔ اور ڈھیل دونگا میں اُن کو تحقیق مکر یا فریب میرا مضبوط ہے +

سورہ عمران ۶ رکوع۔ ومكروا ومكر الله والله خير الماكرين +

ترجمہ اور مکر کیا اُنہوں نے اور مکر کیا اللہ نے اور اللہ بہتر مکر کرنے والوں کا ہے +

پھر نمل ۴ رکوع ومكروا مكرا ومكرنا مكرا وهم لا يشعرون +

ترجمہ اور مکر کیا اُنہوں نے ایک مکر اور مکر کیا ہمنے ایک مکر اور وہ نہیں جانتے تھے +

پھر سورہ انفال ۵ رکوع واذ يمكر بك الذين كفروا ليثبتوك او يقتلوك او يخرجوك ويمكرون ويمكر الله والله خير الماكرين +

ترجمہ اور جس وقت مکر کرتے تھے ساتھ تیرے وہ لوگ کہ کافر ہوئے تو کہ بند کر رکھیں تجھکو یا مار ڈالیں تجھکو یا نکالدیں تجھکو اور مکر کرتے تھے وہ اور مکر کرتا تھا اللہ اور اللہ مکاروں میں سے بہتر مکار ہے +

پھر سورہ یونس ۳ رکوع۔ واذا اذقنا الناس رحمة من بعد ضراء مستهم اذا لهم مكر في اياتنا قل الله اسرع مكرا ان رسلنا يكتبون ما تمكرون +

ترجمہ اور جس وقت چکھاتے ہیں ہم لوگوں کو رحمت پیچھے سختی کے کہ لگی ہو اُن کو ناگہاں کر ہوتا ہے بیچ نشانیوں ہمارے کے کہہ کہ اللہ بہت جلد مکر کرنے والا ہے تحقیق بھیجے ہوئے ہمارے لکھتے ہیں جو کچھ مکر کرتے ہو تم +

پھر سورہ اعراف ۱۲ رکوع۔ افامنوا مكر الله فلا يامن مكر الله الا القوم الخسرون +

ترجمہ کیا پس نڈر ہوگئے خدا کے مکر سے؟ پس نہیں نڈر ہوتے ہیں خدا کے مکر سے مگر قوم ٹوٹا پانیوالی +

پیارے ناظرین آیات مذکورۂ بالا سے بخوبی ثابت ہوگیا کہ خدا پورا فریبی اور مکار ہے جو بنی آدم کو فریب دیتا اور دھوکا دیکر اُن کو تباہ کرتا۔ عیاں را چہ بیاں۔ آپ خود انصاف فرمائیے +

فصل اس بیان میں کہ خدا بدکاروں کی آنکھوں پر پردہ ڈالتا ہے اور اُس کی غرض +

سورہ کہف ۴ رکوع۔ ولا تطع من اغفلنا قلبه عن ذكرنا واتبع هوىه وكان امره فرطا +

ترجمہ اور مت کہا مان اس شخص کا کہ کیا ہے ہمنے دل اُس کا غافل اپنے ذکر سے (یا یاد سے) اور پیروی کی اُس نے خواہش اپنی کی اور ہے کام اُس کا حد سے نکلا ہوا +

سورہ کہف ۸ رکوع۔ انا جعلنا على قلوبهم اكنة ان يفقهوه وفي اذانهم وقرا وان تدعهم الى الهدى فلن يهتدوا اذا ابدا +

ترجمہ۔ تحقیق کیا ہے ہمنے اوپر دلوں اُن کے کے پردہ اس سے کہ سمجھیں اس کو۔ اور بیچ کانوں اُنکے کے بوجھ ہے اور اگر بلاوے تو اُن کو طرف ہدایت کے۔ پس ہرگز نہ راہ پاویں گے اُسوقت ہمیشہ کو +

پھر سورہ یٰس ۱ رکوع۔ انا جعلنا في اعناقهم اغلالا فهي الى الاذقان فهم مقمحون وجعلنا من بين ايديهم سدا ومن خلفهم سدا فاغشينهم فهم لا يبصرون وسواء عليهم ءانذرتهم ام لم تنذرهم لا يؤمنون +

ترجمہ۔ تحقیق کیا ہمنے بیچ گردنوں اُن کی کے طوق وہ ٹھوڑیوں تک ہیں پس وہ سر اونچا کر رہے ہیں۔ اور کیا ہم نے آگے اُن کے سے ایک دیوار اور پیچھے اُن کے سے ایک دیوار پس ڈھانکا ہمنے اُن کو۔ پس وہ نہیں دیکھتے اور برابر ہے اوپر اُن کے کیا ڈراوے تو اُن کو یا نہ ڈراوے تو اُن کو نہیں ایمان لائیں گے؟ +

سورہ محمد ۳ رکوع۔ اولئك الذين لعنهم الله فاصمهم واعمى ابصارهم +

ترجمہ یہہ وہ لوگ ہیں لعنت کی ہے اللہ نے پس بہرا کر دیا اُن کو اور اندھا کر دیا آنکھوں اُن کی کو وغیرہ +

سورہ انعام ۳ رکوع - ومن ھم من یستمع الیک وجعلنا علی قلوبھم اکنۃ ان یفقھوہ وفی اذانھم وقرا ط وان یروا کل ایۃ لا یومنوا بھا حتی اذا جاوک یجادلونک یقول الذین کفروا ان ھذا الا اساطیر الاولین -

ترجمہ اور بعض ان میں وہ ہیں کہ کان دھرتا ہے طرف تیری اور رکھے ہیں ہمنے اوپر دلوں ان کے کے پردہ اس سے کہ سمجھیں اس کو - اور بیچ کانوں اُن کے کے بوجھ - اور اگر دیکھیں سب نشانیاں نہ ایمان لاویں گے ساتھ اُن کے - یہانتک کہ آجاویں تیرے پاس جھگڑتے تجھے - کہتے ہیں وہ لوگ جو کافر ہوئے نہیں یہہ مگر کہانیاں پہلوں کی

سورہ بنی اسرائیل ۵ رکوع - واذا قرأت القرآن جعلنا بینک وبین الذین لا یومنون بالاخرۃ حجابا مستورا وجعلنا علی قلوبھم اکنۃ ان یفقھوہ وفی اذانھم وقرا وغیرہ +

ترجمہ - اور جبوقت پڑہتا ہے تو قرآن کو - کر دیتے ہم درمیان تیرے اور درمیان اُن لوگوں کے کہ نہیں ایمان لاتے ساتھ آخرت کے پردہ چھپا ہوا +

اور کر دیتے ہیں ہم اوپر دلوں اُن کے کے پردہ ایسا ہے کہ سمجھیں اسکو - اور بیچ کانوں اُن کے کے بوجھ ہے +

آیات مذکورۃ الصدر سے کم سے کم ذیل کی تعلیم مثل آفتاب روشن ہے +

۱ کہ خدا نے بندوں کی آنکھوں پر اور دل پر اس لئے پردہ ڈالا کہ وہ سچائی کو نہ پہچانیں +

۲ کہ خدا نے کان بھی بھاری کر دئے کہ صداقت کو سنکر بھی قبول نہ کر سکیں +

۳ اُن کے لئے ہدایت بالکل بیکار ہوگئی - کیونکہ خدا ان کو ایمان نہیں لانے دیتا +

۴ کہ اس برائی کا بانی نہ انسان ہے اور نہ شیطان بلکہ خود خدا ہے -

صاحبان یہہ محمد صاحب کی تعلیم ہے غور کرتے جاؤ؟

۵ خدا نے ان بے گناہوں کے آگے اور پیچھے رکاوٹ کی دیواریں قایم کر دیں کہ جن سے وے نہ کود سکیں اور نہ پھاند سکیں - ان کے کودنے پھاندنے کا بھی خدا کو پیشتر ہی سے خیال آگیا - جس سے حد بندی کی گئی؟ +　　باقی آیندہ

ایک مسیحی

اور

ایک نارووالیہ

ہمنے اپنے دونوں مسیحی بھائیوں کے مضامین کو بڑی دلچسپی سے نور افشاں کے کالموں میں پڑہا - مناسب تو تھا کہ "ایک مسیحی" کی تحریر کے پہلے حصہ کا جواب اڈیٹر رسالہ مسیحی اور دوسرے حصہ کا پادری احسان اللہ صاحب دیتے - لیکن شاید اس خیال سے کہ ہم سب مسیحی ایک ہی خاندان سے متعلق ہیں ہمارے دوست نارووالیہ نے مذکورہ بالا تحریر کا جواب دینا اپنے ذمہ لے لیا - اور ہمیں بھی حوصلہ دیا کہ بطور ثالث ہم بھی اپنی رائے ظاہر کریں +

ہمارے معزز نارووالیہ صاحب "ایک مسیحی" کی تحریر کو قبول کرتے ہیں کہ رسالہ مسیحی میں ایسے مضامین ہیں جن کو ہم بہنی کہہ سکتے اور کلیسیا نے ان کی بابت فیصلہ نہیں کیا چنانچہ آپ فرماتے ہیں اول کہ "وہ کس طرح ممکن ہے کہ رسالہ مسیحی بے فیصل شدہ مسایل کا ذکر کرنے سے محفوظ رہے" دوم "کیا ہندوستان میں کوئی نئی بات پیدا نہ ہوگی" یعنے رسالہ مسیحی نئی باتیں پیدا کرنے والا ہے -

ہم اپنے معزز دوست کی خدمت میں ادب سے عرض کرتے ہیں - اول کہ رسالہ مسیحی نے اپنے جاری ہونے کے مقاصد یہہ بیان کئے ہیں - مسیحیوں کی روحانی ترقی مسیحی یگانگت کو بڑہانا کلام الہی کی تلاوت اور دعا کے لئے تحریک دینا وغیرہ نہیں کہتا کہ میں بے فیصل شدہ مسایل کا ذکر کرنے کے لئے برپا ہوا ہوں آپ کیوں خواہ مخواہ اُس کے سر یہہ تھوپنے لگے ہیں - ہاں یہہ توصیح ہے - کہ بعض اوقات اس میں سے بے فیصل شدہ مسایل کی بو آتی ہے لیکن آیندہ شاید وہ ایسے مسایل سے بالکل محفوظ اور اپنے مقاصد کو سرانجام دینے کے لئے کوشاں رہیگا +

اور یہہ جو آپ فرماتے ہیں کہ "کیا ہندوستان میں کوئی نئی بات پیدا نہ ہوگی" عزیز دوست - کلام الہی خدا کے بندوں کے لئے ہر روز نیا ہے - خدا کی محبت اس کے عاشقوں کے لئے ہر لحظہ نئی برکت ہے - اور رسالہ مسیحی انہیں برکتوں اور نعمتوں کو حاصل کرنے کے لئے ہمیں ابھارنے کا بیڑا اُٹھاتا ہے لیکن کیا آپ چاہتے ہیں کہ ایسے مسایل جیسے کہ ہمارے پیارے بھائی "ایک مسیحی" نے لکھا ہے جن کو آپ "بے فیصل شدہ مسایل نام دیتے ہیں" رسالہ مسیحی بیان کرنا شروع کرے - ہمیں اس کے محترم اڈیٹر اور اس کے برگزیدہ کارپردازوں سے یہہ توقع ہرگز نہیں ہو سکتی - کہ وہ اپنے رسالہ کو کلیسیا کے لئے رزم گاہ بنا دینگے - البتہ اسقدر درست ہے کہ ہندوستان میں نئی باتیں پیدا کرنے والے ضرور برپا ہونگے جیسے کہ یورپ وغیرہ میں ہوئے - اور ان کے وسیلہ سے بھی کلیسیا کو فائدہ پہنچیگا - جیسے کہ گذرے زمانہ میں - آریس نے اُدھم دھوم مچا دی تھی - اور بدعت اور بیدینی کا سمندر اسقدر لہرانے لگا تھا - کہ کلیسیا کا جہاز کچھ عرصہ تک ڈگمگاتا رہا - بلکہ سیکڑوں جانیں تباہ بھی ہو گئیں مگر آخرکار کلیسیا فتحیاب رہی اور آریس کی بدعت سے بھی کلیسیا نے فائدہ ہی اُٹھایا چنانچہ اس وقت کلیسیا نے اپنے عقاید کو زیادہ درستی سے صحیح الفاظ کے ساتھ بیان کرنا شروع کیا الغرض نئی باتیں پیدا کرنے والے ضرور ہونگے اور وہ بھی کلیسیا کی خدمت کرینگے - جیسے گو ننگ آرایس بسلی پطرتیسی وغیرہ نے کی مگر اُمید نہیں ہے کہ آپ ہمارے عزیز رسالہ مسیحی کو ان کے زمرے میں شامل ہونے کے لئے اُکسا دیں گے -

آپ کے مضمون کے دوسرے حصہ کی نسبت صرف اسقدر عرض کرتے ہیں - کہ ہم آپ کے ساتھ اتفاق کرتے ہیں کہ پادری احسان اللہ کے خلاف کوئی کچھ نہ لکھے - اور ہم آپ سے منت کرتے ہیں -

کر جو الفاظ آپ نے یسعیاہ ۵۳ میں سے اخذ کر کے پادری صاحب پر چپائے ہیں آئندہ ایسا نہ فرماویں۔ یہہ خداوند کے حق میں ہیں اور اُسی کو زیبا ہیں + چہ نسبت خاک را با عالم پاک +

راقم

وکٹر

جناب اڈیٹر صاحب دام لطفہٗ

میں اکثر آپ کے نامی و گرامی اخبار نور افشاں میں سیمی میلوں کا حال پڑھتا ہوں اِن دنوں میں ہمارے یہاں بھی نیمچ کی چھاؤنی میں سیمی میلا ہوا۔ ۷ نومبر سے ۹ نومبر تک میلے مذکور کے کل سترہ اجلاس ہوئے۔ تعریف یہہ ہے۔ کہ ہمارے مشنری صاحبان نے یہہ مناسب سمجھا کہ ان اجلاس میں چیرمین یعنے میر مجلس ہندوستانیوں ہی کو بناویں۔ سو بنایا۔ اور آپ جلسوں میں شریک ہو کر ہر ایک موقعہ مناسب پر نصیحت اور درس دیتے تھے خصوصاً جناب بزرگ اور طرح العزیز پیارے پادری ولسن صاحب بہادر اور جناب پادری کیمبل صاحب بہادر اور پادری رسل صاحب بہادر اپنے اپنے موقعہ مناسب پر خوب خوب فرماتے تھے۔ ہندوستانی لوگوں کو ہر ایک جلسے کا میر مجلس بنانا اور آپ جلسوں میں عام طور سے شامل بیٹھنا ہمیں کیا سکھلاتا ہے۔ یہہ سکھلاتا ہے کہ سچ مچ یہہ لوگ یعنے مشنری صاحبان ہمارے خیر خواہ اور ہم کو کام کے آدمی اور خدا کے بندے بنانے والے ہیں۔ خداوند اِن لوگوں کو روحانی اور جسمانی برکتوں سے مالا مال کرے۔ ہمارے دیسی بھائیوں نے خوب خوب لکچر اور خوب ہی مضمون سُنائے۔ لیکن مجھ کو بہت زیادہ جناب بھائی مسٹر ارزک صاحب کا فرمان پسند ہوا اور اِن کے فرمان کی تائید بابو جے رام صاحب نے کی اور خوب ہی کی مسٹر ارزک صاحب کا فرمان جو تھا وہ ہندوستانی اور یورپین مشنری صاحبان کی یگانگت اور آپس کے میل اور اتفاق کے بارے میں تھا۔ نہایت خوبصورتی کے ساتھ اور سچ سچ ہی بیان کیا اُنہوں کے بیان کا خلاصہ مطلب یہہ ہے کہ مشنری صاحب صاحب علم میں صاحب دولت ہیں صاحب حکومت ہیں اور ان میں بڑے مرتبوں میں ہو کے ہم کے بیچ میں بیٹھے اور اپنی دنیاوی بیش قیمت زندگی کو ہم لوگوں کی بہتری اور فائدے کے لئے صرف کرتے ہیں تو ہم لوگوں کو مناسب ہے کہ مسیح کے فرمانبردار ہو کر ان کی فرمانبرداری اور اطاعت کریں اور کسی طرح سے اِن کی رنجیدگی اور دل شکنی کا باعث نہ ہوویں میری سمجھ میں ٹھیک کہا اچھا کہا بہت ہی سچ کہا۔ اس کے علاوہ پانچویں نومبر کو مستورات کا ایک جلسہ علیحدہ بھی ہوا نو بجے سے گیارہ بجے تک۔ اِن دو گھنٹوں کے جلسے میں دو مِس صاحبان جلسے کی اگوا ہوئیں۔ پہلے جناب مِس ڈکن صاحبہ اور دوسری مِس ڈاکٹر میکلر صاحبہ سننے سے معلوم ہوا وہاں بھی مضمون اچھے اچھے پڑھے اور سُنائے گئے اس کے علاوہ ایک جلسہ اسکول کے لڑکے اور لڑکیوں کا بھی ہوا طلباؤں کو اچھے اچھے انعام ملے جناب من ہمارا میلہ خوب ہوا خوب عائیں سیکھیں اب ہماری دعا ہے خداوند سے کہ وہ ایسی برکت نازل فرماوے کہ ہم سب یعنے اہل میلہ اور بلکہ کل سیمی بھائی اور بہن اپنے خداوند کی خدمت ساتھ پاکیزگی اور وفاداری اور محبت اور سرگرمی کے کریں کہ جس سے اِس ملک کے ہزارہا انسان اپنی گمراہی سے پھر کے خداوند مسیح پر ایمان لاویں اور نجات پاویں آمین

رقیمہ نیاز

منشی محمد شاہ ملازم مشن اسکول جاورہ

بقیہ

رسالہ لگڑ بونس کی غلط بیانی

خطوط مابین بابو ھوکلاسی اور مولوی صاحب

اور جھوٹ کا نصف النہار پر چمکنا

مولوی صاحب نے خطوط کا بیان صفحہ ۱۶ سے صفحہ ۲۴ تک تحریر کرتے جس میں سے آخری خط میں اُنہوں نے پھر اپنا جھوٹ اُگلا ہے مگر دوسرے خطوط صحیح ہیں جن کی ترتیب حسب ذیل ہے +

بخدمت جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب واعظ اسلام

تسلیم۔ چونکہ کمترین نے ۱۱ جولائی ۱۸۹۶ء بوقت شام آپ کے لکچر کی تردید میں مجلس عام کے روبرو پیش کیا تھا کہ آپ کے حوالجات متعلق پیش خبریاں محمد از کتاب پیدائش و انجیل یوحنا ہرگز حضرت محمد پر صادق نہیں آتے اور ان کا ثبوت پیش کرنے کے واسطے کمترین نے آنجناب کو اُسی دن بھی پیش کیا تھا۔ لہذا اب میں بذریعہ رقعہ ہذا جناب سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ کیا آپ اِس امر کی تحقیقات کرنے کے واسطے تیار ہیں تو وقت اور جگہ سے اطلاع بخشیئے۔ والسلام۔ ھوکلاسی کارسپانڈنٹ مدارس مشن بقلم خود ۱۳ جولائی ۱۸۹۶ء

منشی ھوکلاسی صاحب کارسپانڈنٹ مدارس مشن نا سلمہ ملعوم

تسلیم۔ آپ کو اختیار ہے کہ نماز کا وقت نکال کر باقی جونسا وقت چاہیں مقرر کر کے مطلع کریں۔ ۶ بجے چونکہ وعظ کا بھی وعدہ ہے اس لئے ۶ بجے سے پہلے وقت ہو۔ دو شخص معزز مثلاً ڈپٹی انسپکٹر اور تحصیلدار صاحب منصف مقرر ہو جاویں شرائط فی مابین کا فیصلہ بحث سے پہلے اُنہیں کے روبرو ہو جاوے تو اچھا ہے فقط ذرا سند ساتھ لیتے آنا۔ پورا بندوبست کر کے بواپسی مطلع کریں مقام اور وقت اور منصف مقرر شدہ سے فوراً اطلاع دیں +

العبد

محمد ابراہیم محمدی مشنری وکیل انجمن حمایت اسلام گوجرانوالہ

۱۳ جولائی ۱۸۹۶ء

جناب مولوی صاحب

تسلیم۔ مجھ کو پولیس کی حفاظت کی ضرورت نہیں۔ اگر مشن سکول اسپیر و ورمیں بحث ہو تو بہتر ورنہ ریڈنگ روم تو موجود ہی ہے۔ بحث محض پیش خبریاں حضرت محمد صاحب مطابق دعویٰ جناب کے ہوگی۔ منصفان نہ اہل اسلام سے ہوں اور نہ قوم نصاریٰ سے مگر اہل ہنود یا آریہ کے اہل عقل اور تعلیم یافتہ میں صرف دو باتیں کافی ہونگے۔ وقت ½۳ تا ½۵ آج شام سندی کی

آپ نے خوب شائع + العبد ہولاسی بقلم خود- ۱۳ جولائی ۱۸۹۶ء

جناب صرف ہولاسی صاحب

تسلیم- اور سب شرائط منظور ہیں- مگر سند کا ہونا ضروری ہے کیونکہ ہر ایک بازاری آدمی مذہبی مقابلہ کے لیے اہم مسئلہ کا تصفیہ کرنے والا نہیں ہو سکتا- بازاری آدمی کے ہار جانے پر قوم کو کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے- جو آدمی انگریزی دان ہو وہ منصف مقرر ہو- میں سب طرح سے تحقیقات کے لئے حاضر ہوں ۳½ سے لیکر ۵½ تک وقت درست ہے + العبد محمد ابراہیم

جناب مولوی صاحب

تسلیم- آپ جیسے بازاری آدمی کے روبرو اپنی کلیسیا کی طرف سے اپنی زندگی کی سند پیش کرنے میں اپنی شان کے بالکل برخلاف سمجھتا ہوں- البتہ اگر آپکو صداقت کا عوام پر ظاہر کرنا منظور ہے تو بہتر ورنہ صفائی سے کیوں نہیں فرما دیتے کہ ہم عیسائی سے بحث کرنا نہیں چاہتے- آئندہ جناب کا اختیار واپسی جواب سے اطلاع بخشیں + العبد ہولاسی بقلم خود- ۱۳ جولائی ۱۸۹۶ء

جناب صرف ہولاسی صاحب

تسلیم- جو سند طلب کرے وہ بازاری ہوتا ہے حیف برایں عقل و دانش سند ہے تو پیش کرو اور میدان میں نکلو فضول تحریروں سے کیا فائدہ- میں سب طرح سے موجود ہوں- صاف صاف لکھو وقت قریب آتا جاتا ہے جس کے پاس سند نہ ہوگی وہی بازاری آدمی ہوگا- جواب سے جلد اطلاع بخشیں + العبد محمد ابراہیم

جناب مولوی صاحب

تسلیم- خوب یک نہ شد دو شد- سند سے کوئی انکار نہیں مگر آپ جیسے آدمی کے روبرو پیش کرنا مناسب نہیں ہے- کیونکہ آپ جیسے آدمی کو مولوی کا خطاب دینا جب تک کہ قاعدہ کے مطابق دہلی ایران و لاہور وغیرہ کے علما کی طرف سے سند نہ ہو مولوی ہو نہیں سکتا اور محض حمایت اسلام لاہور کی طرف سے اگر سند ہو کوئی سند نہیں آج تو دیہاتی ملا کو بھی عوام مولوی کا خطاب دیدیا کرتے ہیں- پس اگر آپ کو بحث کرنا منظور ہو تو مجھکو اپنی مقرر کردہ شرائط منظور ہیں- ورنہ اور کوئی جواب میں آپکی طرف سے سننا نہیں چاہتا + العبد ہولاسی بقلم خود
۱۳ جولائی ۹۶ء

جناب صرف ہولاسی صاحب

تسلیم- میں لاہور کے عالموں فاضلوں کی سند پیش کرونگا اور انجمن کی بھی- آپ بھی سندیں پیش کریں فقط فیصلہ شدہ وقت پر آجاؤ- منصفوں کے نام سے اطلاع دو- محمد ابراہیم
۱۳ جولائی ۱۸۹۶ء

جناب مولوی صاحب

تسلیم- موقعہ پر اپنے ایلڈر ہونے کی سند کلیسیا کی طرف سے پیش کرونگا- اور خدمت پر معمور ہونے کی بابت عیسائی تو درکنار دیگر اقوام بھی خاص قصبہ پسرور کے واقف ہیں کہ سبتھ سروس کی انجام دہی کا خاص تعلق مجھسے ہے- موقعہ پر حاضر ہو جاونگا دربارہ منصفان میری طرف سے سنت رام دلشیر بشرطیکہ وہ منظور کریں اور دوسرا آپ تیار رکھیں فقط ہولاسی بقلم خود-

نوٹ اگر کوئی اور بابت سند کے متعلق ہے تو اطلاع بخشیں ورنہ فیصلہ شدہ
ہولاسی بقلم خود ۱۳ جولائی ۱۸۹۶ء

جناب ہولاسی صاحب

تسلیم- خیر سند جیسی ہوگی دیکھی جاویگی- منصف لالہ صاحب کیوں ہوں- کل اُن کے مذہب پر تحقیقات ہو کوئی دیگر انگریزی دان ہندو مقرر فرماویں- سناتن دھرمی ہو- تھانہ دار او تحصیلدار کو کیوں نہیں لیتے- ایک ہندو ہو یا ایک انگریزی دان مسلمان لالہ صاحب انگریزی دان نہیں +

محمد ابراہیم
۱۳ جولائی ۱۸۹۶ء

جناب مولوی صاحب

تسلیم- انگریزی دان کی مجھکو ضرورت معلوم نہیں ہوتی البتہ اگر آپ کو کوئی ضرورت معلوم ہوتی ہے تو اپنی طرف سے کوئی انگریزی دان ہندو مقرر فرماویں- مجھکو کوئی عذر نہ ہوگا +

۱۳ جولائی ۱۸۹۶ء- ہولاسی بقلم خود

چونکہ آخری خط مولوی صاحب کا من گھڑت ہے اور قابل اعتبار نہیں تو بھی اس جھوٹھ اور افترا کے واسطے ہم اُن کو معاف کرتے ہیں یہ جان کر کہ ان کے الہام میں شیطان مردود نے لغو باتیں ملا دی ہونگی جس کا اثر ذیل کی عبارت صفحہ ۲۳ پر حسب ذیل ہے +

قولہ بندہ اور مولوی صاحب اور شہر کے عام مسلمان اور ہندو ۳½ سے ۵ منٹ پہلے پہنچے اس بات کا تمام شہر پسرور شاہد ہے- مگر ہولاسی صاحب کا فور شہر کے مسلمان اور ہندو آپ کو پکڑنے کو چلے مگر آپ کہتے کہ ہم نہیں جاتے وقت گذر گیا ...... الخ

اب اس جگہہ آن کر محمد ابراہیم صاحب نے اس قصبہ میں علانیہ عام باشندگان پسرور کے دیکھتے اور سنتے ہوئے صریح جھوٹھ بولا اگرچہ اس سفید جھوٹھ کو پسرور میں کوئی اچھی نظروں سے نہیں دیکھتا- مگر حضرت کی کرتوت پر ہر ایک حیران اور شرمندہ ہے تو بھی اس خیال سے کہ دوسری جگہوں کے جہلا عموماً اور حمایت اسلام گوجرانوالہ کے ممبران خصوصاً محمد ابراہیم صاحب کی دروغ گوئی کو یقین نہ کریں لہذا میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اُن کو ایسے جھوٹھے شخص کی کرتوتوں سے جن سے قصبہ پسرور کے محمدی سخت شرمندہ ہیں آگاہ کروں- تاکہ وہ قصبہ پسرور میں حاضر ہو کر تحقیقات کریں اور ہدایت کریں کہ وہ اس چند روزہ جاتی محمدیت کو اتنی جلدی نہ جانے دیں بلکہ ایک اور وقت کی انتظاری کرتے رہیں کہ جس میں وہ اپنا ڈیرہ اسی طرح سے عدم آباد کو لیجاوے جس طرح سے کہ اُس کا وجود قائم ہوا تھا- دیکھو سورت توبہ آیت ۱۰۷- ترجمہ تحقیق اللہ نے مول لی

ہیں مسلمانوں سے جانیں اُن کی اور مال اُنکے۔ بدلے اس کے کہ واسطے اُن کے بہشت ہو وہ لڑتے ہیں بیچ راہ اللہ کے پس ماریں گے اور مارے جاوینگے +

پس یاد رکھنا چاہئے کہ ان محمدیوں نے جس طرح خلق اللہ کو مارا اور تباہ کیا ضرور ہے کہ اُسی طرح سے مارے جائیں اور چونکہ اُن کا پیالہ شرارت سے لبریز ہو چکا ہے لہذا ضرور ہے کہ کال اور انواع اقسام کی بیماریوں اور اندھا پن سے خدا اپنے مقدسوں کے خون کا بدلہ لیوے +

اب چونکہ بابو ہولاسی صاحب نے اپنا دعوی واقعہ [illegible] جولائی ۱۸۹۶ء بوقت شام پیش کیا تھا کہ مولوی ابراہیم صاحب نے توریت و انجیل سے حضرت محمد صاحب کی بابت پیشین خبریاں پیش کرکے عوام کو دھوکھا دیا ہے جس کی تردید کے واسطے ۱۳ جولائی ۱۸۹۶ء کا وقت ۳ بجے تا ۵ بجے شام قرار پایا +

پس وقت مقررہ پر ہم مشن ہوس سے جو قصبہ کے جنوب کی طرف سے ہوکر ریڈنگ روم میں جو قصبہ کے بالکل درمیان ہے ایک دو نقد بازار سے جو ہمارے گھر کے نزدیک ہی سے شروع ہوتا ہے قریباً ساڑھے تین سو دوکانیں اور ایسے ہی غیر اقوام کے گھروں کے سامنے سے گذر کر مکان مقررہ پر پہنچے۔ جہاں پر ہمارے سکول کے طالب العلم چند اُستاد اور اہل اسلام و ہنود کے معزز اور عوام آدمی موجود تھے۔ بلکہ اسی موقعہ پر آریہ اپدیشک اور اُس کے ہمراہ چند آریہ بھی موجود مگر افسوس کہ اس جگہہ ہمارے حریف میاں محمد ابراہیم اور ان کے رفقا کا نام و نشان بھی نہ تھا۔ اُس روز میونسپل کمیٹی اسپیروں کی گھڑی بند تھی اور مناسب معلوم ہوتا تھا کہ ہم اپنے سکول کی گھڑی کے مطابق چلیں (حالانکہ وہ درست تھی) کیونکہ ہم تو پہلے ہی ایسے ذات شریف جھوٹھ گانٹھنے والوں کے قائل تھے لہذا ادا کی نہ کی گھڑی کو ہمنے بہتر سمجھ کر اپنے واسطے مخصوص کیا۔ ہم ریڈنگ روم میں ۵ بجے تک مولوی صاحب کے منتظر رہے مگر وہ صاحب ہرگز تشریف نہ لائے پر نہ لائے۔ بلکہ عوام کو معلوم بھی نہ تھا کہ وہ کونسی مسجد میں چھپے بیٹھے ہیں اور اس پر طرہ یہہ کہ ایک نوجوان محمدی نے ہمکو خبر دی کہ مولوی صاحب شام کے چھ بجے آویں گے لہذا مجبور ہوکر ہم ۵ بجے اپنے گھر کو واپس مگر برادر آنہال صاحب کچھ دیر ٹھہرے رہے لیکن اُنہوں نے بھی مولوی صاحب کو آتے نہ دیکھا مگر جب مولوی صاحب کو اپنے کسی چیلے یا جاسوس کے ذریعہ خبر پہنچی کہ اہل نصاریٰ تو اب واپس چلے گئے تو سُنا جاتا ہے کہ حضرت نے بھی مسجد کے ایک گوشہ سے سر نکالا اور لڑکتے لڑکتے ہوئے ریڈنگ روم تک آئے اور ہماری غیر حاضری میں جو کچھ چاہا سو بکا۔ مگر اس لئے کہ تردید محض پیشین خبریاں حضرت محمد کے متعلق بحث تھی جس سے ابراہیم صاحب نے پہلو تہی کی اور عوام کو دھوکھا بھی دیا حالانکہ ہمارے پاس اُس کا سامان معقول طور سے اُسی وقت موجود تھا جو اگر مفصل طور پر پورا بیان کیا جاوے تو اُسی سے ایک خاصہ رسالہ تیار ہو جاویگا۔ لہذا بخوف طوالت مضمون مختصر طور پر عموماً اہل اسلام وخصوصاً محمد ابراہیم صاحب کی خاطر ہدیہ ناظرین کرتے ہیں +

(باقی آیندہ)

واقعات ورئیس

میلہ رامپور بشہر

کوٹگڑھ مشن سے یہہ شہر بفاصلہ دو پڑاؤ بجانب شمال شرق بر لب دریائے ستلج واقع ہے۔ ریاست بشہر کا دار الخلافہ ہے یہاں کے مہاراجہ شمشیر سنگھ صاحب بہادر مع اپنے ولیعہد ٹیکہ رگوناتھ سنگھ صاحب بہادر (جو کہ آجکل گدی نشین ہیں) کے موسم سرما میں اس جگہہ مقیم ہوتے ہیں اور موسم گرما میں بمقام سراہن سکونت رکھتے ہیں +

اس شہر میں مورخہ ۱۰ سے ۱۳ نومبر تک ایک بڑا میلہ ہوتا ہے۔ ہر سال اس موسم میں خرید و فروخت کی بڑی منڈی لگتی ہے۔ اس میلہ میں ایک بڑی خوبی یہہ ہے۔ کہ یہاں ایک بھی دیوی دیوتا نہیں ہوتا۔ بہ نسبت اور پہاڑی میلوں کے۔ اس میلہ میں گرم کپڑے یعنے پٹو۔ پٹیاں۔ اور بنے ہوئے کوٹ وغیرہ چادر۔ گدمے۔ نمدے۔ وغیرہ بکتے ہیں خصوصاً کنور کے ملک سے کنورے اُون۔ نیوزے۔ زیرہ۔ سہاگہ وغیرہ بکریوں ٹٹو و گدھوں پر لاد کر لاتے اور فروخت کرتے ہیں نیز اچھے گونٹ گھوڑے بھی فروخت ہوتے ہیں۔ یہہ میلہ موسم سرما کے شروع میں اس لئے ہوتا ہے کہ ہر خاص و عام امیر و غریب اپنے لئے جاڑے کے موسم کی حاجت رفع کر لیوے +

دسہرہ سلطانپور کلو سے ہم آٹھ مناد ہمراہ جناب پادری ٹن برج صاحب گاؤں بگاؤں منادی کرتے ہوئے یہاں پہنچے اور تمام میلہ میں جگہہ بجگہہ گاتے بجاتے منادی کی اور گنہ خدا کے عذاب سے بچنے کا ڈھنڈورا پیٹا۔ عاقبت کی فکر۔ حیات ابدی و نجات۔ راہ حق و زندگی پر چلنے کے لئے آگاہ کر دیا۔ جوق جوق لوگ جمع ہوتے اور سوال و جواب کے ذریعہ اپنی تسلی حاصل کرتے تھے +

مہاراجہ صاحب بہادر نے بھی اپنے دربار میں سب منادوں کو بلاکر گیت و بھجن سنے اور ایک جوتشی سے بت پرستی و خدا پرستی کی بابت بحث کروائی نتیجہ بر آں یہہ کہ جوتشی خدا پرستی کا قائل ہوا۔ خود مہاراجہ صاحب بہادر بت پرستی کے منکر و خدا پرستی کے مُقر ہیں اور ذات پات کے بندھن کو توڑے بیٹھے ہیں۔ خداوند مسیح کی صداقتوں کے اقراری ہیں۔ ہماری دعا ہے۔ کہ خدا اُن کو راہ راست پر لاکر حیات ابدی بخشے۔ آمین

پختہ خبر ہے کہ ریاست بشہر کے مقام سراہن میں رومن کیتھولک فرقہ نے بھی کچھ زمین خریدی ہے اور گرجا و کوٹھی تعمیر کروا رہے ہیں + نامہ نگار

نغمہائے پارسی

یہہ سو صفحہ کا رسالہ ہے جس میں بندہ کے ۲۰ نغمے فارسی زبان میں بطور بھجن یعنے بھجنوں کے ہیں۔ روحانی و حقانی اشعار

بکنے کے لئے اُس کے دو ہزار نسخے ٹریکٹ اینڈ بُک سوسائٹی بمبئی میں تیار ہیں۔ دام اُس کے سکرٹری صاحب سوسائٹی موصوف کی خدمت میں بذریعہ منی آرڈر یا پوسٹیج اسٹامپ کے بھیجیں۔ زیادہ جلدیں ہوں تو ضرور منی آرڈر ہی بھیجنا واجب ہے۔ دو چار جلدوں کے لئے پوسٹیج اسٹامپ کے ذریعہ بھی کام نکل سکتا ہے +

دام حسب ذیل بھیجی

قیمت بلا محصول ایک کاپی سے اٹھک آدھ آنہ۔ ر فی جلد
" " ۱۲ " اور اُس سے زیادہ پاؤ آنہ فی جلد
محصولڈاک ایک جلد سے چار جلد تک آدہ آنہ۔

اسی حساب سے چار سے زیادہ کیلئے چار چار کاپی تک۔ ریکلنگ ایک دو جلد یعنی کاپی کیلئے کچھ نہیں پھر اٹھک۔ راس سے زیادہ کیلئے۔ دو ٹکا +

دوسرے اس رسالہ کے نسخے بندہ نے اپنے دوستوں اور بزرگوں اور بعض صاحبان مہتمم اخبار اور منتظمان مدارس وغیرہ کی خدمت میں اس التجا سے روانہ کئے ہیں کہ اس کی اشاعت میں کوشش فرمائیں جس طور سے کر سکتے ہوں۔ پیسے سے یا زبان سے یا قلم سے یا ہاتھ سے یا قدم سے اور خصوصاً دعا سے یا سب سے +

فقیر کی بڑی آرزو ہے کہ خداوند مسیح کی یہہ دعوت کم سے کم ہر ایک یا کم ہر ایک فارسی زبان دان کے پاس جہاں تک ممکن ہو پہنچائی جائے۔ خصوصاً مشائخ صوفیہ اور ان کے ہاں کے طالبوں کی خدمت میں تو ضرور بالضرور اور جلد سے جلد +

تیسرے خلاصہ مطالب اِن نغموں کے نیچے لکھے ہیں:

اول نغمہ میں فقیر خدائے کریم و رحیم سے دُعا مانگتا ہے کہ روح القدس کے وسیلے توفیق راست بیانی اور شیریں زبانی کی بخشی جائے اور سنانے والے اور سننے والوں کے دلوں کو نرم کیا جائے تاکہ امرِ حق کہا اور سنا جائے +

دوسرے نغمہ میں وہ دُنیا کی سب غیر قوموں کو خصوصاً دین کے طالبوں اور مشائخ صوفیہ کو خداوند مسیح کے حضور بلاتا ہے اور سنوا دیتا ہے جو خدا کو تلاش کرتے لیکن سچے مرشد نہ پانے کے سبب حیران اور پریشان پڑے پھرتے ہیں +

علی الخصوص اُن دوستوں اور درویشوں کو بار بار رو رو کر یاد کرتا ہے جو مدت ہوئی کہ فقیر کے ساتھ خدا کی راہ تلاش کرنے میں شریک تھے اور اُس کو نہ پاکر آخر کو یہہ قرار پایا تھا کہ کشود کار بغیر مرشد برحق کے غیر ممکن ہے۔ اس لئے ایک وقت سچے ہادی کی تلاش کرنے کے لئے بڑے رنج اور غم کی حالت میں پھوٹ پھوٹ کر روئے اور راولپنڈی میں ایک دوسرے سے مل مل کر جُدا ہوئے اور مختلف سمتوں کی طرف روانہ ہوئے یہہ عہد اور پیمان کرکے کہ جو کوئی ہم میں سے سچے مرشد کو پائے وہ ضرور ضرور دوسروں کو بھی بلائے۔ چنانچہ فقیر دُنیا بھر کے اکیلے اور سچے مرشد کو پاکر بڑی خوشی اور خوشحالی کے ساتھ حسب وعدہ اپنے اُن ہم عہد دوستوں کو بشارت دیتا ہے اور خداوند مسیح کے پاس بلاتا ہے جو ٹھیک ٹھیک ویسا ہی مرشد ہے جیسا ہم چاہتے تھے بلکہ اُس سے بہتر اور برتر ہے۔ اور وہ ہر روز ہم سب کو بھی یاد کرتا اور بلاتا ہے۔ سو پیارو بھیڑو سبھو اور اپنے چرواہے کے پاس پہنچو۔ تاکہ سب ملکر ایک گلہ ہو اور سب کا ایک ہی چرواہا ہو۔ کہ تب ہم سارے آفتوں سے بچینگے اور ہمیشہ ہمیشہ خوشحال اور خورّم رہینگے +

تیسرے نغمہ میں وہ آنخداوند کے حضور جو آفتاب صداقت اور پاکبازی ہے گذارش کرتا ہے کہ ساری دُنیا کو خصوصاً اُس کے احباب اقربا اور بزرگوں اور خوردوں اور اُستادوں اور شاگردوں کے دلوں کی تاریکی دور کرکے اپنی روشنی سے روشنی بخشے اور ایمان حقیقی اور محبت کامل مرحمت فرمائے +

چوتھے میں وہ آنخداوند کی حمد اور ثنا کا گیت گاتا ہے وہ اور اُس کا دلی پیارا رفیق (پادری قاسم خان کمیا ہ) ایک ساتھ ایمان لائے اور ایک ساتھ ایک حوض میں بپتسمہ لیا اور اس سبب اُن کے دوستوں اور یگانوں نے اُنہیں چھوڑ دیا اور مصیبتوں کی طوفانی ہوائیں ہر طرف سے اور بڑی شدت سے چل رہی تھیں۔ جب وہ حسب الطلب کسی کام کو سیتراگھاٹ کے میلہ گیا۔ لیکن منتظمان میلے نے بلوہ عام کا خطرہ پاکر میلے سے دور دراز ندی کے پار تنہا ایک خیمہ میں رکھ دیا۔ اُنہیں مصیبتوں میں یہہ پہلا ترانہ ہے جو سچی محبت کے بھرے دل سے نکلا ہے +

پانچویں میں وہ مسیح کی میلاد مقدس کے وقت اُس کے تخت اعلیٰ اور مقدس کے حضور مورچھل ہلاتا اور اُسکی تعریف اور توصیف کا گیت گاتا اور خوشیاں مناتا ہے +

چھٹے میں وہ اپنا عشق آنخداوند پر دکھاتا ہے۔ اپنی روحانی اور جسمانی بیماری پیش کرتا اور شفا چاہتا ہے +

ساتویں میں وہ آنخداوند سے اپنی بہتری اور بہبودی چاہتا ہے۔ اور ظاہر کرتا ہے کہ وہی ہمارے لئے بس ہے۔ دوسرا کوئی درکار نہیں۔ نہ ہم کچھ سروکار رکھتے ہیں +

آٹھویں میں وہ عرض کرتا ہے کہ مسیح خداوند انسانیت اور الوہیت اور ذات اور صفات میں کامل ہے +

نویں میں وہ آنخداوند سے گناہوں کی معافی اور روح القدس کے وسیلے پاکی اور نیکی مانگتا ہے۔ اور وہ خاص نعمت جو صرف روح القدس کے وسیلہ سچی ایمانداروں کو مرحمت ہوتی ہے مسیحی مریدوں کے لئے رو رو کر اور گڑگڑا کر چاہتا ہے +

دسویں میں وہ پھر خدا کی راہ چلنے والوں کو مسیح خداوند کی طرف بلاتا اور خوشخبری سناتا ہے۔ کہ جتنی مشکلیں اور آفتیں اس راہ میں تھیں جن کی طرف حافظ شیراز نے اپنے دیوان میں سب سے اول غزل میں ذکر کیا ہے وہ سب مسیح خداوند کے وسیلہ آسان اور دور ہو گئی ہیں۔ اور یہہ کہ روح القدس کی رفاقت سے ایسی تسلی اور خوشحالی حاصل ہوتی ہے جو ہر ایک مخلوق کی سمجھ سے باہر ہے +

گیارہویں میں وہ دوسرے مذہبوں اور مسیحی مذہب کے درمیان فرق بتاکر اس مذہب کی خوبیاں بیان کرتا ہے +

بارہویں نغمہ میں وہ آنخداوند کی انسانیت اور خصوصاً اُس کی الوہیت کو بتاتا ہے۔ اور یہہ کہ آدمی اُس کے ادراک میں کس لئے قاصر ہے۔ اور آخر کو اُس سے ہمیشہ کی زندگی مانگتا ہے +

چوتھے افسوس ہے کہ پروف شیٹ دیکھتے وقت نظر

چوک جانے کے سبب کچھ غلطیاں رہ گئیں۔ اس لئے ناظرین سے التماس ہے نیچے لکھے کے مطابق درست کرلیں +

نمبر نغمہ	نمبر شعر	غلط	صحیح
۱	۵	آہنیم	آہنگنیم
۷	۳	دربار	بار
۱۰	۳	رہ	راہ
۱۰	۴	یدہا	بدیہا
۱۱	۵	کردی	کرداو

رقیمہ

بندہ صفدر علی۔ از بھنڈارہ ۲

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

۱۸ نومبر کو لارڈ جارج ہملٹن صاحب وزیر ہند نے مقام چسویک میں قحط ہند کی نسبت تقریر فرمائی +

وزیر ہند نے اُن لوگوں کی رائے کا ذکر کیا جو کہتے ہیں سرکار کو تجارت غلہ اس وقت کرنا چاہئے +

جناب ممدوح نے فرمایا کہ ہمارا مطلق خیال نہیں کہ ایسا کیا جاوے سرکار کبھی تجارت میں دخل نہ دیگی +

لنڈن سے خبر آئی مسٹر جان جارڈن صاحب سیول (کوریا) میں برٹش کانسل جنرل نامزد کئے گئے +

گذشتہ ۱۲ سال میں انگلستان کی قلمرو میں ۲۰ لاکھ مربع میل اضافہ ہوا جو پہلے ۸۵ لاکھ مربع میل تھی +

جرمنی کی قلمرو میں چند اضافہ ہوا یعنے ۱½ لاکھ میل۔ فرانس کی قلمرو میں ۷½ لاکھ کا اضافہ ہوا ہے +

سٹریٹ سٹلمنٹ میں کورانٹائن قایم ہوا تاکہ بمبئی کی وبا مہاماری وہاں بھی نہ جا پھیلے +

پارلیمنٹ لنڈن میں ایسٹ بریڈفورڈ کی طرف سے کپتان آنریبل آر ایچ فنگی گریول ممبر پارلیمنٹ منتخب ہوئے +

یہہ کنسرویٹو ہیں ۴۹۲۱ ووٹ پائے مدمقابل مسٹر ڈیلین لبرل تھے جنہوں نے ۴۷۰۵ ووٹ پائے ہیں +

مصر میں ہیضہ مطلق نہ رہا۔ وادی حالفا سے کوشہ کے آگے تک ریل بن گئی ہر روز ایکہزار گز تیار کیجاتی ہے +

وارن ہیسٹنگز نام اگبوٹ ساوتھمٹن سے روانہ ہوا اور ۲۴ پلٹن پنجاب کو ہندوستان لاتا ہے +

لاہور میں شنکرداس کو زیر قانون ٹریڈمارک ۴۰ روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی جو چیف کورٹ نے دوچند کردی +

جرم یہہ تھا کہ سو جانپور کی رم کو شاہجہانپور کی رم کہکر بیچتا تھا جس سے مدعیوں کا نقصان تھا +

مسٹر رابنسن صاحب مجسٹریٹ لاہور نے ۴۰ روپیہ جرمانہ کیا تھا چیف کورٹ میں مسٹر اوئرٹل پیروکار تھے +

لاہور کا مقدمہ جس میں ایک شخص نے اپنے گھر کے ۳ خون کر ڈالے ۷ دسمبر کو چیف کورٹ میں آویگا +

نارتھ ویسٹرن ریلوے نے غلہ لانے کا کرایہ گھٹا دیا اس پر ۲۰ نومبر سے عملدرآمد ہونے لگا +

الہ آباد میں جلسہ امداد قحط زدگان میں کامیابی ہوئی ۱۶ ہزار روپیہ جمع کیا گیا ہے +

میونسپلٹی بمبئی نے انتظام صفائی و رفع وبا کے لئے ایک لاکھ منظور کیا تھا وہ خرچ ہوگیا ہے اور چاہتے ہیں +

بمبئی گورنمنٹ نے حکم دیا جن اضلاع میں حالت قحط ہے خیراتی کام بطور آزمایش کے جاری کریں +

ایک چینی سفیر مسمی چانشاہوئی کلکتہ میں آیا حضور وائسرائے سے ملاقات کریگا۔ ۳۰ ہمراہی پیچھے آتے ہیں +

کلکتہ سے خبر آئی کہ چندوئی کے ذخیرہ افیون کو مغلسرائے میں رکھینگے جہاں ریلوے کی سہولت ہے +

بمبئی کی کمپنی تجارت غلہ نے پچاس ہزار کنیڈی انج باہر سے منگوانے کا انتظام کرلیا ہے +

کلکتہ میں شالی کے ذخیرے ختم ہورہے ہیں۔ غلہ تاجر لوگ صوبہ بہار کو لیجارہے ہیں +

۱۸۔ تاریخ کی خبر ہے کہ سونپور میں میلہ امسال بالکل بے رونق تھا وجہہ قحط کی پریشانی کے سوا کیا +

لنڈن نومبر ۲۳۔ لارڈ میئر نے ظاہر کیا ہے کہ وہ ایک نیشنل ریلیف فنڈ ہندوستان کے قحط زدوں کے لئے کھولینگے جس وقت انکو ہند کے فرمانروا سے ایسا کرنے کی ضرورت کی خبر ملیگی +

لنڈن ۲۲ نومبر۔ پندرہ سلمان جو قسطنطنیہ کے بحری کالج سے متعلق ہیں گرفتار کئے گئے ہیں اس واسطے کہ وہ ترکی فساد میں شامل تھے +

راولپنڈی ۲۴ نومبر۔ راولپنڈی کا صدر بازار دو تسو پٹھان سپاہیوں پنجاب انفنٹری نمبر ۲۷ سے کل شام کو لوٹا گیا +

بنیوں اور مٹھائی بیچنے والوں کا خصوصاً بڑا نقصان ہوا ہے +

ایک ساہوکار اور ایک گھڑی ساز کی دوکان توڑکر سپاہی اندر گھس گئے +

پولیس نے حتی الوسع کوشش کی کہ اس حملہ کو روکیں مگر تعداد کی کمی کے باعث کچھہ کر نہ سکے +

ایک پولس کانسٹبل جان سے مارا گیا ایک اور مرنے کی حالت میں پڑا ہوا ہے اور کتنے اوروں نے سخت زخمیں کھائی ہیں +

۲۳ نومبر کی۔ حیدرآباد شملہ۔ دہلی۔ اور الہ آباد سے خبر ہے کہ خوب بارش ہوگئی +

کہتے ہیں کہ جو بارش بمبئی میں ہوئی وہ تمام راجپوتانہ کے علاقہ میں بھی ہوئی ہے اور گذشتہ جمعہ اور سنیچر کو اضلاع میرٹھہ اور آگرہ میں بھی خوب بارش ہوئی +

مضامینِ مفید المبتدین

وفاداری

چشم دید واقعہ

مشن اسکول کے برآمدہ میں ایک زرد رُو دیگر عورت مس صاحبہ کے گھوڑے کے لئے چکّی میں دانہ دَل رہی ہو مس صاحبہ مذکورہ کمرہ میں بیٹھی ہوئی اپنی عقل کی چکّی میں اُردو زبان کی سخت وخشک باتیں پیس رہی ہیں اِس غرض سے کہ وہ نہ گھوڑوں کو بلکہ انسان کی روحوں کو خوراک دے سکیں تھوڑے عرصہ کے واسطے وہ اپنے کام میں اٹک کر چکّی گھومنے پر اور اُس کی انگریزی آواز پر دھیان کرتی ہیں جس میں سے اُنہیں ایک آواز دھیمی جیسی یہہ کہتی ہوئی سمجھ میں پڑتی ہو کہ!

"وفادار! وفادار! وفادار! وفادار!"

یہہ خیال قوت متخیلہ سے نہیں۔ بلکہ اُن واقعات سے جو کہ مس صاحبہ کے دل میں یاد میں پیدا ہوتا ہو اور شاید یہہ پہلی دفعہ ہوگی کہ مس صاحبہ اِس درد خیز عورت کا احوال جو باہر بیٹھی ہو اپنے دل میں یاد کرتی ہیں +

تھوڑے برس گذرے کہ یہہ عورت اُسی اسکول کے ایک ملازم کی جورو تھی اُس کا خاوند دو نوکروں کا کام دیتا تھا یعنے چوکیدار اور مالی کا بھی ایک روز گرمی کے موسم میں جب وہ شام کے وقت باغیچہ کی زمین کھود رہا تھا اور گھاس وغیرہ نکال رہا تھا تو اُس نے دیکھا کہ ایک بڑا دُبلا جنگلی کتّا جس کی آنکھوں میں آگ کی سی آنچ چمک رہی تھی اور جس کی شکل اندیشہ ناک تھی احاطے کی اِس طرف کو جا رہا ہو جہاں اسکول کی لڑکیاں کھیل رہی تھیں اور سیر کر رہی تھیں پر لاٹھی پکڑ کے اُس نے ایک دم سے اُس کتّے کو ایسا مارا کہ لڑکیوں کی طرف سے اُس کا خیال ہٹ گیا۔ پر اُس وفادار مالی کی ننگی ٹانگ کو اُس نے بُری طرح سے کاٹا اور پھر دوسری طرف کو بھاگ گیا۔ کوئی ایک مہینہ کے عرصہ تک اُس زخم کا کوئی بُرا نتیجہ ظاہر نہ ہوا!

لیکن اُس کے بعد ایک روز دوسرے ملازم گھبراہٹ کی حالت میں مس صاحبہ کے پاس آکے یہہ کہنے لگے کہ "مس صاحب جی مالی بڑی عجیب قسم کی حرکتیں کر رہا ہو ہماری دانست میں یہہ اُس کتّے کے کاٹے کا اثر ہو" +

مس صاحبہ نے اُس بیچارے کو شہر میں بھیجکر اُسے ڈاکٹر صاحب کے حوالے کر دیا۔ لیکن کوئی ایک دو روز بعد شام کے وقت کسی نے پھر اُسے ملازموں کے گھروں کی طرف جاتے ہوئے دیکھا۔ اس کے ہم خدمت تعجب کرتے ہوئے اور ڈرتے ہوئے اُس کے گرد جمع ہوئے! مالی یہہ پکارتا ہوا کہ "مجھسے ہٹ جاؤ۔ اگر تم میرے راستے میں نہ کھڑے رہوگے تو میں تمہیں کچھ نقصان نہ پہنچاؤنگا" اپنے گھر کے دروازے پر چلا گیا جہاں اُس کی عورت روٹی پکا رہی تھی۔ یہہ کہکے "میرے پیچھے آ" وہ پھر کر چلا گیا! اس کی عورت چپ چاپ اُٹھی اور روٹی اور اپنے بال بچوں کو اپنے ہمسائیوں کے ہاتھ میں چھوڑ کر اُس کے پیچھے چلکر احاطے سے نکل گئی دوسرے ملازم بھی اُن کے پیچھے پیچھے چلے تاکہ دیکھیں کہ کیا ہوا چاہتا ہو +

تھوڑی دیر بعد وہ لوٹ آکے اور بیان کرنے لگے کہ ہم نے اِن دونوں کو دیہات میں جاتے ہوئے اور مالی کی دُبلی لمبی شکل آگے آگے اور اُس کی عورت چپ چاپ اس کے پیچھے پیچھے چلتے ہوئے دیکھا! +

کئی دن تک اُن دونوں کی کوئی خبر نہ ملی آخر کو مالی کی جورو اکیلی لوٹ آئی۔ وہ بڑی دُبلی اور زرد رُو ہوگئی تھی اپنی مس صاحبہ سے اُس نے بیان کیا کہ کس طرح وہ سیدھی گرد آلود سڑک پر اپنے خاوند کے پیچھے پیچھے چلی جب تک کہ آخر کو وہ اُس جگہ پر پہنچے جہاں وہ پیدا ہوا تھا یہاں اُس نے اپنے آپ کو ذیلدار کے حوالہ کر دیا اور اپنے آپ کو لاعلاج پاگل بتایا۔ یہہ درخواست کر کے کہ "میری مقرری موت تک میری محافظت کرو" +

اُنہوں نے اُسکو ایک کوٹھری میں ڈال دیا جس کی کھڑکی میں لوہے کے بیلنے لگے ہوئے تھے اور اُس میں گھومتے گھومتے اُس نے اپنی زندگی کے باقی دو تین دن کاٹے اُس کی وفادار عورت دن رات باہر نگہبانی کرتی تھی اور لوہے کے بیلنوں کی راہ سے جتنا اُس سے ہو سکا اُسے تسلی اور مدد دیا کرتی رہی آخر کار وہ گھومتے گھومتے گر پڑا اور مر گیا اس بیوہ عورت کو اب اسکول کی طرف سے پنشن ملتی ہو اور جس قدر اُس سے ہو سکتا ہو وہ اپنے بال بچوں کی پرورش کرتی ہو اور جب ضرورت پڑتی ہو برآمدہ میں چکّی پھیرا کرتی ہو!

مس صاحبہ بیٹھی سوچ رہی ہیں اور ادب سے اس عورت کے صابر چہرے کی طرف دیکھ رہی ہیں۔ اُن کے دل میں یہہ خیال گذرتا ہو کہ "میں مشنری ہو کر اس ملک کے بیچارے بُت پرستوں کو اُس کی بابت جس نے اپنی جان دے دی اور وفاداری سے پیروی کرنے کی بابت اور بلا عذر جان نثاری کی بابت سکھلانے کے لئے بلائی گئی ہوں ان باتوں کے حق میں میں کس طرح اُن کے سامنے ایسا نمونہ دکھا سکتی ہوں جیسا کہ اُس عورت اور اُس کے وفادار خاوند نے میرے سامنے دکھایا؟ اُس نے دوسروں کے لئے اپنی جان دے دی اور جب اُس نے کہا کہ "تو میرے پیچھے آ" تو اُس کی عورت نے فوراً اُس کی بات مانی۔ اب اِس عورت سے میں ایک اور نصیحت سیکھوں۔ یعنے یہہ کہ جس طرح کہ وہ فروتنی سے اپنے انگریزی کام میں محنت کرتی ہو گویا کہ اُس کی زندگی میں کبھی کوئی خاص ماجرہ نہ ہوا تھا۔ اسی طرح میں بھی اُردو زبان کے محاورہ کے سیکھنے میں لگی رہوں۔ اور اس ایک عمر میں "وفادار۔ وفادار۔ وفادار" بنوں۔ اور دونوں عورتیں اپنی اپنی محنتوں میں مشغول رہتی ہیں۔ جب تک کہ دونوں کے دن بھر کا کام تمام نہ ہو +

اشتہار

مورخہ ۱۰ نومبر ۱۸۹۶ء

اُن سب صاحبوں سے جو پنجاب کی مسیحی جماعتوں میں خود امدادی کے خواہاں ہیں التجا ہے کہ وہ آئیندہ پادری احسان اللہ نارووالیہ کی امداد کے لئے اپنا چندہ ماہواری اور بالمکتہ پاس ڈاکٹر دت۔ سول سرجن ہوشیارپور کے بھیجا کریں +

المشتہر

دینا ناتھ پرپیرو خزانچی فنڈ امداد پادری احسان اللہ

نوکری چاہئے

بندہ کے دو بیگانے بیکار ہیں۔ اگر کوئی صاحب کوئی جگہہ دونوں کو یا اُن میں سے کسی ایک کو عنایت کریں تو بندہ بھی شکر گذار ہوگا + دونوں جوان تندرست اور خوب مضبوط اور محنتی اور مزاج کے غریب۔ ایک اُن میں سے لیتھوگرافک پریس میں فارسی حروف کے پتھر بنانے کا اچھا لائق ہے۔ اور دوسرا عمدہ اُردو و فارسی کا مدرس ہے اور کسیقدر عربی اور انگریزی بھی جانتا ہے۔ طلبی پر نقل اُن کے سرٹیفکٹ بھی بھیجدونگا + بندہ صفدر علی

نارتھ ویسٹرن ریلوے

فروخت کے واسطے

پُرانے لوہے کی ریلیں

لمبائی۔ چوڑائی۔ نرخ اور پہنچانے کے شرائط وغیرہ کی نسبت +

چیف سٹور کیپر۔ این۔ ڈبلیو۔ ریلوے۔ لاہور سے خط وکتابت کرو +

لودیانہ

۲۴ ماہ حال کو بوقت ۳ بجے ٹون ہال میں ایک جلسہ بوجہ گرانی غلہ کے باعث انسداد و امداد غربا کے لئے بصدارت مسٹر ایچ اے۔ روز صاحب ڈپٹی کمشنر منعقد ہوا + صاحبان افسر ضلع و روسا شہر و میونسپل کمشنران و ممبران لوکل بارو صاحبان ذیلدار اس جلسہ میں رونق افروز تھے +

چیرمین صاحب نے اپنی سپیچ میں بیان فرمایا کہ ضلع لودیانہ باعث آبپاشی و تجارتگاہ اناج وغیرہ قحط سے محفوظ ضلع قرار دیا گیا ہے۔ اور ضلع کی صورت حال سے بھی سردست ایسا معلوم نہیں ہوتا ہے کہ اس کو قحط زدہ اضلاع میں شامل کیا جاوے مگر تو بھی گرانی اس قدر بڑھ گئی ہے کہ اکثر پیشہ ور اور کمین دیہات اس کے باعث سخت تکلیف میں ہیں۔ ڈسٹرکٹ بورڈ میں سردست ۲۰ ہزار روپیہ کا سرمایہ موجود ہے جو خیراتی کاموں میں بطور آزمائش کے صرف ہوسکتا ہے اور حسب ضرورت کیا بھی جاویگا۔ فی الحال اس گرانی کے بار کو غربا پر سے ہلکا کرنے کی غرض سے اگر صاحبان متمول اور ہمدردان خلقت خدا پرایویٹ چندہ قایم کرکر غربا کی امداد کریں تو خالی از منفعت نہ ہوگا۔ چنانچہ رائے کرمچند صاحب اکسٹرا کمشنر لودیانہ نے اکثر ذیل کی تجویزات پیش کیں جو ممبران جلسہ نے منظور کیں وہ یہہ ہیں +

(۱) ایک جنرل منیجنگ کمیٹی حسب ذیل مقرر ہو۔ مسٹر ایچ اے روز صاحب پریزیڈنٹ۔ رائے کرمچند صاحب۔ رائے کیدارناتھ صاحب۔ سردار بلونت سنگھ صاحب و ۹ دیگر صاحبان +

(۲) کہ شہر ۲ حصص میں مطابق موجودہ میونسپل وارڈس کے تقسیم کیا جاوے اور ہر ایک حلقہ میں ۳ ممبروں کی سب کمیٹی ہو جس کا ایک ممبر اُس حلقہ کا میونسپل کمشنر ہو +

(۳) کہ ہر ایک سب کمیٹی اپنے اپنے حلقہ سے چندہ وصول کرے اور زرچندہ معہ فہرست چندہ دہندگان جنرل کمیٹی کے سکرٹری کے پاس بھیجے +

(۴) کُل زرچندہ جو اس طرح وصول ہوگا صاحب سکرٹری خزانچی رائے رامجیداس صاحب کے پاس ہر ایک وارڈ کے نام پر علیحدہ علیحدہ داخل کریگا +

(۵) ہر ایک وارڈ کی سب کمیٹی کو ۵۰ روپیہ بطور پیشگی دیا جاویگا۔ یہہ کمیٹی بازاری نرخ پر اناج خرید کرکے اپنے حلقہ کے غربا کے ہاتھ گندم بحساب ۱۰ ثار اور نخود و مکئی بحساب ۱۲ ثار فی روپیہ فروخت کریگی اور بیشی نرخ کے باعث جو کمی ہوگی اُس کو اُس رقم سے جو اُس کی تحویل میں ہوگی پورا کریگی یہہ کمیٹیاں حسب ضرورت ایسے غریبوں کو بھی جو بسبب ضعیفی یا عارضہ بدنی کام نہیں کرسکتے مفت اناج تقسیم کرینگی +

(۶) اگر کسی وارڈ کا زرچندہ بالکل خرچ ہوجاویگا تو جنرل کمیٹی اگر ممکن ہو تو بطور مدد حسب ضرورت دیگر وارڈوں سے روپیہ منتقل کرکر اُس وارڈ کی سب کمیٹی کو دیگی +

(۷) اناج جو مستحق غریبوں کو فروخت کیا جاویگا وہ ایک وقت ۸ سیر سے زیادہ کی قیمت کا نہ ہوگا اور بذریعہ ٹکٹ یہہ انتظام ہوگا۔ مگر احتیاط شدید ہوگی تاکہ کوئی نامناسب نفع ان ٹکٹوں سے نہ اُٹھاوے۔ ایسے اشخاص کی تعداد جن کو بلا قیمت مفت امداد ہوگی بہت کم ہونی چاہئے +

(۸) کہ سب کمیٹیاں مجاز نہ ہونگی کہ ایسے خاندانوں کی امداد کریں جن کی آمدنی فی کس بحساب ۳ روپیہ یا زیادہ ماہوار ہوتی ہے +

ازاں بعد چندہ کی فہرست کھولی گئی چنانچہ صاحبان حاضرین نے اپنی فیاض دلی سے تین ہزار پانچسو پچھتر روپیہ (۳۵۷۵) چندہ ایک مشت اور ایکسو بارہ (۱۱۲) روپیہ چندہ ماہوار لکھوایا۔ اور جلسہ برخواست ہوا۔ اب وارڈوار چندہ جمع کیا جاتا ہے اور اُمید ہے کہ بہت ہی جلد امداد کا کام شروع کیا جاویگا +

بادل اکثر رہتے ہیں مگر بارش ابھی تک نہیں ہوئی +

رپورٹ اموات وحیات جو دفتر نور افشاں میں پہنچی درج ذیل ہے۔

تعداد پیدائش ۴۸۔ تعداد اموات ۸۴ +

پادری اے۔ ایم۔ یوئنگ صاحب اڈیٹر و چیف منیجر نور افشاں [illegible] کے اہتمام سے چھپا